Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

11 ذی قعدہ 1428 ہجری 22 نبوت 1386 ہش 22 نومبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

جب تک ہم اپنی پاک کمائیوں سے خرچ کرتے رہیں گے اللہ کی رضا حاصل کرتے چلے جائیں گے اور ہم مومنین کی ایسی جماعت بنتے چلے جائیں گے جو بنیان مرصوص کی طرح ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 نومبر 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کی بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی راہ میں دی جانے والی قربانیوں کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی ہے اور یہ جانتی ہے کہ اُس نے خدا تعالیٰ کے مسیح سے جان اور مال وقت اور عزت کی قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کی قدر و قیمت کیا ہے۔ فرمایا: چونکہ تحریک جدید کا سال اکتوبر کے مہینے میں ختم ہو جاتا ہے اور نیا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے لیکن کسی وجہ سے گزشتہ جمعہ میں یہ اعلان نہیں ہوسکا تھا لہٰذا آج میں اس خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور مومن مردوں اور عورتوں کو ان کی اس خصوصیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ انہوں نے اپنے پاک اموال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جو عہد کیا ہوا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں برکت ڈالتا ہے اور در اصل یہ اللہ سے ایک سَودا ہے کہ اپنے پاک اموال اس کی راہ میں خرچ کر کے ہم اس ذریعہ سے اللہ کے فضلوں کو مزید جذب کرتے ہیں تا کہ جہاں ہم اس دُنیا میں ترقی کر سکیں وہیں اللہ کی رضا بھی حاصل کرنے والے بن جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیوی چیزوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب مال خرچ کر کے ہم کوئی چیز حاصل کرتے ہیں تو جتنی اس کی قیمت ہو ویسی ہی اس کی قدر کرتے ہیں حالانکہ یہ دستور ہے کہ دنیاوی چیزوں سے ایک حد تک استفادہ ہوتا ہے اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ استفادہ میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے اور ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ وہ چیز ختم ہو جاتی ہے لیکن اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اللہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ان کی قربانیوں کے اجر نہ صرف یہ کہ کبھی ختم نہیں ہونگے بلکہ اُن میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ

(سُورۃُ البقرہ: 273)

ترجمہ: اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے جبکہ تم تو اللہ کی رضا جوئی کے سوا (کبھی) خرچ نہیں کرتے اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

فرمایا: اللہ نے جب بھرپور کا لفظ استعمال کیا ہے تو وہ ایسا بھرپور ہے جس کے متعلق انسانی سوچ احاطہ نہیں کر سکتی۔

فرمایا جماعت میں امیر بھی ہیں اوسط درجے کے لوگ بھی ہیں غریب بھی ہیں اور ہر طبقہ اس فکر میں ہوتا ہے کہ جو مال اللہ نے دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔ ایسے لوگ بھی جماعت میں ہیں جو اپنی روزمرّہ کی ضروریات کے لئے وظیفہ پر گزارہ کرتے ہیں لیکن جب خلیفۂ وقت کی طرف سے مالی قربانی کی تحریک ہو تو اس وظیفہ میں سے ہی چندہ دے دیتے ہیں اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جو بھی کریں ہم اس کا حق ادا نہیں کر سکتے اس لئے مومن کا دل ہمیشہ اس کی حمد سے لبریز رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ حمد کرنے والوں اور توکل کرنے والوں کے ایمان کو اور بڑھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدی قربانیوں کے ساتھ ساتھ اپنے ایمان میں بڑھ رہے ہیں۔ ان کو یقین ہے کہ اللہ سچے وعدوں والا ہے ان کو ایمان ہے کہ خالص ہو کر کی گئی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں اور اللہ ہر عمل کی بھرپور جزا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو خالص ہو کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ ان کا ہر خوف اور غم دُور کر دیتا ہے۔ فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (سورۃُ البقرہ: 275)

یعنی وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

فرمایا: پس جب تک ہم اپنی پاک کمائیوں سے خرچ کریں گے اللہ کی رضا حاصل کرتے چلے جائیں گے اور ہم مومنین کی ایسی جماعت بنتے چلے جائیں گے جو بنیان مرصوص کی طرح ہے جو ہمیشہ عزیز خدا کی صفت کے جلوے دیکھتے ہیں اور خدا کے مسیح کی وہ جماعت بن جائیں گے جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے خدا کی قدرت کے نظارے دیکھتے ہیں۔

فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مخالفین کی مخالفت کے وقت ''تحریک جدید'' کی یہ الٰہی تحریک فرمائی تھی۔ اور یقیناً یہ تحریک عزیز خدا کی طرف سے تھی جس نے تائید یافتہ ہونے کا یہ ثبوت دیا کہ باوجود شدید مخالفتوں کے آج دنیا کے 189 ممالک میں پھیل گئی۔ پس یہ عزیز خدا کے نظارے ہیں جو وہ جماعت کے حق میں دکھا رہا ہے۔

فرمایا: اب میں تحریک جدید کے دفتر اول، دوم، سوم، چہارم اور پنجم کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ جو رپورٹیں اب تک موصول ہوئی ہیں اس کے مطابق اس سال اب تک چھتیس لاکھ بارہ ہزار (3612000) پاؤنڈ کی وصولی ہوئی ہے جو گزشتہ سال کی نسبت ایک لاکھ دس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ تحریک جدید کی قربانی میں دنیا میں پہلے دس ممالک کے اعتبار سے پاکستان پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے بعد علی الترتیب امریکہ، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، انڈونیشیا، بھارت، آسٹریلیا، بیلجیم اور ماریشش ہیں۔ افریقن ممالک میں نائیجیریا پہلے نمبر پر ہے۔ بعض ملکوں میں چندہ دینے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جس میں پاکستان، ہندوستان اور جرمنی وغیرہ پیش پیش ہیں۔ تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد کے لحاظ سے نئے شامل ہونے والوں کی تعداد سولہ ہزار سے زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام قربانیاں دینے والوں کو بہترین جزا عطا فرمائے ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ!

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب یکم اگست 2004ء میں احباب جماعت عالمگیر کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ صد سالہ جوبلی سے قبل جماعت کے کل چندہ دہندگان کا نصف نظام وصیت میں شامل ہو جائے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں، آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔ تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جاسکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔

پھر بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ 2008ء میں خلافت کو بھی سو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سو سالہ جوبلی منانی چاہئے تو بہر حال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے وہ کیا کرتے ہیں رپورٹس دیں گے تو پتہ لگے گا لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔"

(اخبار بدر 21,28 دسمبر 2004)

اس پر جماعت کے مخلصین و فدائین نے لامثال قربانیوں کا مظاہرہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب دنیا کے کونے کونے سے یہ خبریں آنی شروع ہوگئی ہیں کہ الحمد للہ بعض جگہوں پر جماعت نے جماعتی اعتبار سے اور بعض جگہوں پر ملکی اعتبار سے اس ٹارگٹ کو پورا کر لیا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ 2006ء کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ خوشخبری سُنائی تھی کہ الحمد للہ جماعت احمدیہ جرمنی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کو پورا کر لیا ہے اور جماعت جرمنی کے چندہ دہندگان کا نصف نظام وصیت میں شامل ہو چکا ہے۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔ لیکن جہاں یہ ایک خوشکن خبر ہے وہیں احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے یہ بات باعث فکر بھی ہے کہ ہم لوگ ابھی تک اس ٹارگٹ کو حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ اور یہ امر سوچ کر اور بھی فکر ہوتی ہے کہ ہم لوگ اُس مقام پر رہتے ہیں جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور ہمارا ملک وہ خوش نصیب ملک ہے جہاں سے اس مبارک پیغام کی شروعات ہوئی۔ جہاں سے سلسلہ بیعت کا آغاز ہوا اور جہاں سے سلسلہ خلافت کا آغاز ہوا لیکن ہم ابھی اس ٹارگٹ سے پیچھے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ جب سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نظام وصیت میں شمولیت کی پُرزور تحریک فرمائی ہے ہندوستان میں بھی سینکڑوں مخلصین نے اس تحریک میں والہانہ لبیک کہا ہے اور ایسے ایسے لوگ اس مبارک نظام میں شامل ہوئے ہیں جن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ وہ اس میں شامل ہوں گے۔

گزشتہ چند سالوں میں جب سے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیعتوں کے ٹارگٹ عطا فرمائے تھے بھارت میں لاکھوں کی تعداد میں نو مبائعین بیعت میں شامل ہوئے ہیں لیکن ان کی بھاری اکثریت ایسی ہے جو نہایت غریب ہے۔ باوجود غربت کے اگرچہ یہ لوگ اپنی حیثیت کے مطابق جماعتی چندوں میں شامل ہیں لیکن ان میں سے بہتوں نے ابھی باشرح طور پر چندہ عام میں بھی شمولیت اختیار نہیں کی ہے ایسے میں ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ نظام وصیت میں شمولیت اختیار کر لیں گے تکلیف مالا یطاق لگتا ہے۔ اگرچہ ماشاء اللہ ان نو مبائعین میں سے بھی بعض ایسے بھائی ہیں جو لامثال قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نظام وصیت میں شامل ہو گئے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔

ایسے میں یہ ذمہ داری بھارت کی پُرانی جماعتوں کی ہے کہ وہ حضور کے اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے جوش و اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان عمل میں آگے آئیں۔ بھارت کی پرانی جماعتوں میں سے بعض ایسی خوش نصیب جماعتیں ہیں جنہوں نے اپنی اپنی جماعت کی سطح پر اس ٹارگٹ کو حاصل کر لیا ہے لیکن ہماری سُرخروئی اور کامیابی تب ہی ہے جب ہم مجموعی طور پر ملکی سطح پر اپنے ٹارگٹ کو حاصل کر لیں۔

بھارت کی پُرانی جماعتوں کے چندہ دہندگان کی تعداد 12725 ہے۔ جبکہ ان چندہ دہندگان میں سے 27 فیصد نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہیں گویا اگر 2900 سے زائد چندہ دہندگان اس مبارک نظام میں شمولیت فرمائیں تو ہم اپنے ٹارگٹ میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے ذیلی تنظیموں کے حالیہ اجتماع کے موقع پر اپنے خطاب میں خصوصی طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم بھارت کے احمدیوں کا فرض ہے اور ہمارا حق بھی ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ 2008ء سے قبل جس میں کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس رونق افروز ہونگے، ہم اپنے اس ٹارگٹ کو پورا کر لیں تا کہ حضور انور کی خوشنودی کے ساتھ ہم اللہ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ ہمارے دل خوش ہوں اور جذباتِ حمد سے ہمارے قلوب معمور ہوں۔

لیکن اگر ہم اس ٹارگٹ کو حاصل نہیں کر پاتے ہیں تو یہ بات ہمارے جیسے مرکزی ملک کو زیب نہیں دے گی۔

اس فکر کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مرکزی وفود کی تشکیل دی ہے اور حضور اقدس نے بھی اسے منظور فرمایا ہے جو عنقریب جماعتوں میں جائیں گے اور مخلصین جماعت کو ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، وباللہِ التَّوفیق۔

الحمد للہ کہ کیرلہ کی جماعتیں اس قربانی میں آگے آئی ہیں اب کشمیر اور اڑیسہ کی پُرانی جماعتوں کو بھی جہاں بھاری تعداد میں احمدی ہیں اپنی اس ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہئے۔ اس طرح بھارت کی دیگر جماعتوں کو بھی اپنا اپنا جائزہ لیکر اس میدان میں آگے آنا چاہئے۔ بالخصوص مبلغین و معلمین کرام اور جماعتی عہدیداران جو ابھی تک اس مبارک نظام میں شامل نہیں ہوئے ان کو اس مبارک کام میں پہل کرنی چاہئے تا کہ وہ دوسروں کو تحریک کرنے کے قابل ہو سکیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1905 میں جب نظام وصیت کا آغاز فرمایا تھا تو صاف فرما دیا تھا کہ یہ نظام مومن و منافق کے درمیان فرق کر دے گا۔ آپؑ نے فرمایا:-

"بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الٓمّٓ - اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ (عنکبوت:۲،۳)

کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مَیں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے اس لئے اب بھی اُس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان میں بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہونگے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔

(رسالہ الوصیت: صفحہ 32-31)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر فرمودہ اس ٹارگٹ کو بروقت پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونا اپنے اندر ایک بہت بڑا مقصد رکھتا ہے۔ اگر خدا کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسہ پر آنے کا مقصد پورا نہیں ہو رہا۔

جب ہم نیک نیت ہو کر جلسے کے پروگراموں سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں گے تو تبھی ہم اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے والے بن سکیں گے۔ اس انقلاب کے لئے بنیادی اور سب سے اہم چیز دعا اور ذکر الٰہی ہے۔

ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے آج احمدیت کا چہرہ ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھو تمہارے قول اور عمل میں تضاد نہ ہو۔

(جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ کے اغراض و مقاصد کا بیان اور بیش قیمت نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 31/اگست 2007ء بمطابق 31/ظہور 1386 ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ، منہائیم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

آج اس خطبہ کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا کہ سال میں ایک دفعہ ہم جمع ہو کر اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی کے سامان بہم پہنچائیں۔ ایسے پروگرام بنائیں جو ہمیں خدا تعالیٰ سے قریب کرنے والے اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہوں۔ اس ارادے اور اس نیت سے یہ دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ آپس میں محبت، پیار اور تعلق کو بڑھانا ہے، رنجشوں کو دور کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے، ہر قسم کی لغویات سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ بظاہر یہ چند باتیں ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے بیان فرمایا۔ لیکن یہی باتیں ہیں جو انسان کے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والی ہیں۔

پس جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونا اپنے اندر ایک بہت بڑا مقصد رکھتا ہے۔ اگر خدا کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسہ پر آنے کا مقصد پورا نہیں ہو رہا اور اگر یہ مقصد پورا نہیں کرنا تو پھر اس جلسہ پر آنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی صرف انہی کے حق میں پوری ہوں گی جو اس مقصد کو سمجھ رہے ہوں گے، اس غرض کو سمجھ رہے ہوں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کا اجراء فرمایا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں۔ بلکہ وہ علت غائی'' یعنی وہ بنیادی وجہ وہ مقصد ''جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں، اصلاح خلق اللہ ہے''۔

پس ہر احمدی جو دنیا میں کسی بھی جگہ بسنے والا ہے۔ جب اپنے ملک کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوتا ہے یا اب بعض ذرائع اور سہولتوں کی وجہ سے بعض احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے آسانی اور وسائل مہیا فرمائے ہوئے ہیں دوسرے ممالک کے جلسوں میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ (یہاں بھی اس وقت بہت سے مختلف ممالک سے بعض احمدی آئے ہوئے ہیں جو جلسہ میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں)۔ ان سب شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ کے انعقاد کا جو مقصد تھا اسے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہیں، اگر جلسہ کے پروگراموں نے ایک احمدی کی روحانی اور اخلاقی حالت میں کوئی بہتری پیدا نہیں کی تو ایسے شامل ہونے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کراہت کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر تقویٰ میں ترقی نہیں تو 20 ہزار یا 25 ہزار یا 30 ہزار کی حاضری بے مقصد ہے۔ تعداد بڑھنے سے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ آپ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تو تب پورا ہوگا جب ہم تقویٰ میں ترقی کریں گے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ''تمام مخلصین، داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 302)

یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر ڈالی ہے اور یہ کتنی بڑی توقع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔ آپ علیہ السلام تمام محبتوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہم پر غالب دیکھنا چاہتے ہیں۔ کوئی ایسی محبت نہ ہو جو اس محبت کا مقابلہ کر سکے۔ اللہ اور رسولؐ کی محبت تمہارے دل میں قائم ہونی چاہئے۔ دنیا کی محبت آپؑ ہمارے دلوں سے مٹا دینا چاہتے ہیں لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ دنیا سے لاتعلق ہو جاؤ اور بالکل ہی جنگلوں میں جا کے بیٹھ جاؤ۔ آپؑ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتے تو یہ بھی کفران نعمت ہے۔ اگر کوئی زمیندار ہے اور اپنے کھیت کا حق ادا نہیں کرتا، اپنی زمینداری کا حق ادا نہیں کرتا تو یہ بھی کفران نعمت ہے۔ اگر کوئی تاجر ہے یا کسی کاروبار میں ہے یا ملازم ہے اور ان کاموں کی طرف توجہ نہیں دیتا جو اس کے سپرد ہیں، جن کی اس پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے تو یہ بھی غلط ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک احمدی کے دل میں سب سے زیادہ محبت خدا کی ہو، اس کے رسولؐ کی ہو۔ دنیا کی یہ نعمتیں ایک احمدی کو دنیا دار بنانے والی نہ ہوں، اس کو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے دور لے جانے والی نہ ہوں۔ یہ

کاروبار، یہ دنیاوی نعمتیں ایک احمدی کو تقویٰ سے دور ہٹانے والی نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی عبادت سے دور لے جانے والی نہ ہوں، عبادتوں کو بھلانے والی نہ ہوں، اعلیٰ اخلاقی قدروں کو ہم سے چھیننے والی نہ ہوں۔ یہ کاروبار اور یہ دنیاوی نعمتیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں یہ ہمیں اللہ کی مخلوق کے حقوق غصب کرنے والی نہ بنائیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا غلبہ اور رسول ﷺ کی محبت کا غلبہ ہمیں اس تعلیم پر چلانے والا ہو جو تعلیم ہمیں قرآن کریم نے دی ہے۔ اس محبت کی وجہ سے ہم اس اُسوہ پر چلنے والے ہوں جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا ہے۔ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے ہم ان راہوں پر چلنے والے ہوں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے متعین فرمائی ہیں اور جن پر چل کر آنحضرت ﷺ نے ہمیں دکھایا اور جن کا اس زمانے میں اعلیٰ ترین نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمایا اور اپنی جماعت سے اس تقویٰ کے معیار کے حاصل کرنے کی توقع کی ہے۔

پس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی کو اس مقصد کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی کے لئے یہ موقع میسر فرمایا ہے تا کہ پاکیزہ ماحول کے زیر اثر زیادہ تیزی سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ تو حیلہ نکالا ہے، یہ تو ایک ذریعہ ہے، ایک بہانہ ہے کہ تقویٰ میں جلد سے جلد ترقی ہو، تمہارے لئے تربیت کا ایک ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ورنہ صرف یہی نہیں کہ جو جلسہ میں شامل ہوں انہوں نے ہی اپنے معیار اونچے کرنے ہیں۔ ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہوا ہے، اس وقت آپؑ کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو گا جب اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائے گا۔

جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانے میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے“۔

(تقریریں صفحہ 21۔ بحوالہ ”مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے“ جلد اول صفحہ 156)

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں ”سوا ے دے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے“۔

(کشتئ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پھر ایک جگہ آپؑ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے اور توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت ”تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 279۔ مطبوعہ لندن)

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں ”خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسی کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف واحسان تم پر ظاہر کرے“۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کو ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور خاص طور پر آپ جو اس جلسے میں اپنی روحانیت کی ترقی کے لئے شامل ہو رہے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے اور اس نیت سے ہر احمدی کو جلسوں میں شامل ہونا چاہئے۔ تقویٰ میں ترقی کے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ ماحول میسر کر کے مہیا فرمایا ہے۔ تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش کریں کیونکہ جیسا کہ ان چند مختصر اقتباسات میں جو مَیں نے پیش کئے ہم نے دیکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شمار ہی اسے کیا ہے جس میں حقیقی تقویٰ اور طہارت پیدا ہو اور اپنی عملی حالتوں کو درست کرتے ہوئے اولیاء بننے کی کوشش کرے۔ اور اولیاء کیا ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے ہیں۔ ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ ان کی راتیں اور دن عبادتوں میں گزرتے ہیں۔ دنیاوی کاموں میں، جو ان کو پڑتے ہیں، ان میں بھی خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ ان کے ہر عمل سے خدا کی رضا کی تلاش کی جھلک نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:38) جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو، مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچے میں رہے گا۔ اسی طرح جو لوگ خدا کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا کو فراموش نہیں کرتے“۔ (الحکم جلد 8 نمبر 21 مورخہ 24/ جون 1904ء صفحہ 1)

پس اللہ تعالیٰ کی یہ یاد اور اس کا ذکر ہر احمدی کا مطمح نظر ہو، مقصد ہو۔ جہاں زبان ہر وقت ذکر الٰہی کر رہی ہو وہاں دل کی یہ حالت ہو کہ مَیں ہر اس عمل کو بجا لانے والا بنوں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ہر اس عمل سے، ہر اس کام سے بچنے والا بنوں جس کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ ہر وقت یہ پیش نظر رہے کہ میری ہر حرکت وسکون خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے ہے اس لئے میرے سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنے۔ پس یہ حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں اور اسی حالت کے پیدا کرنے کے لئے سال میں ایک دفعہ چند دن کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کے لئے بلایا ہے۔

پس اے وہ تمام احمدیو! جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ عہد بیعت باندھا ہے کہ اے امام الزمان! جو ایمان ہمارے دلوں سے نکل کر ثریا پر چلا گیا تھا اور جسے تُو دوبارہ پھر اس دنیا پر، اس زمین پر واپس لایا ہے اور وہ قرآنی تعلیم جس نے ہمیں خیر امت بنایا تھا لیکن ہم دنیاداری میں پڑ کر اسے بھلا بیٹھے تھے، جسے تُو نے پھر ہماری زندگیوں کا حصہ بنانے کے لئے ہم میں جاری فرمایا ہے اور خود اس کے پاک نمونے قائم فرمائے ہیں، ہم عہد کرتے ہیں کہ اب یہ ایمان اور یہ تعلیم ہمارے دلوں کا، ہمارے عملوں کا ہمیشہ کے لئے حصہ بنی رہے گی، انشاء اللہ۔ ہم اب اپنی زبانوں کو خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق ذکر الٰہی سے تر رکھیں گے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب:42) یعنی اے مومنو! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ موقع مہیا فرمایا ہے کہ اس بات کی یاددہانی ہو جائے اور ان دنوں میں ذکر الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تا کہ تقویٰ کے معیار بڑھیں اور ہم اللہ کا قرب حاصل کرنے والے بنیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ عملی طور پر اپنا لطف واحسان تم پر ظاہر کرے گا۔ پس تقویٰ میں بڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا لطف واحسان ظاہر ہو گا جس کا ایک ذریعہ حقوق اللہ کی ادائیگی ہے اور یہ حق عبادتوں اور ذکر الٰہی سے حاصل ہو گا۔

اس نکتے کو حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ کی مناسبت سے یوں بیان فرمایا تھا کہ کیونکہ یہ جلسہ شعائر اللہ میں سے ہے اور اس میں شامل ہونے کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانیت میں ترقی کا حصول بتایا ہے جس کا ایک بہت بڑا ذریعہ عبادت وذکر الٰہی ہے۔ اور ذکر الٰہی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور بہت سارے فائدوں میں سے اس کا بہت بڑا اور عظیم فائدہ یہ ہے کہ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ یعنی اگر تم ذکر الٰہی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ذکر کرے گا۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا ذکر اس کا آقا، اس کا مالک اس کا پیدا کرنے والا اور مالک حقیقی کرے، اس پر لطف واحسان فرمائے۔ پس ان دنوں میں اس اہم امر کی طرف ہر ایک کو بہت توجہ دینی چاہئے۔ چاہے وہ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ سننے والے مرد ہیں یا عورتیں ہیں یا مختلف جگہوں پر خدمت پر مامور ڈیوٹی والے مرد ہیں یا لجنہ وناصرات ہیں۔ کل بھی مَیں نے کارکنان اور کارکنات کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ذکر الٰہی کی طرف ان دنوں میں خاص توجہ دیں۔ ڈیوٹی دینے والے بھی جب بھی ڈیوٹی دے رہے ہوں ذکر الٰہی کی طرف توجہ رکھیں جس طرح باقی شاملین جلسہ ذکر الٰہی کی طرف توجہ رکھتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر تو ہمارا مقصد ہی پورا نہیں ہوتا۔ پس اس بنیادی بات کو ہر ایک کو پلّے باندھ لینا چاہئے۔ جو کام ہم اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ایک نمائندے کے کہنے پر خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں اس میں اگر ہم عبادت اور ذکر الٰہی کو جتنی اہمیت دینی چاہئے وہ نہیں دیں گے تو نہ تو خدا تعالیٰ کے اس نمائندے کے ساتھ سچا تعلق جوڑنے والے بن سکتے ہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ: ”آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے“۔ یہ ایک ایسا فقرہ ہے کہ اس سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔ ہم یہ پڑھتے ہیں، سنتے ہیں، جماعتی پروگراموں میں کئی دفعہ یہ الفاظ بینرز پر بھی ہم لکھے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن سرسری نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کو دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں یا تھوڑی دیر کے لئے توجہ پیدا ہوتی ہے تو وہ وقتی ہوتی ہے۔ پس بہت فکر کا مقام ہے، ہر فقرہ اور ہر لفظ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے، ہمیں جھنجھوڑنے والا ہے۔ ہم لاکھ کہتے رہیں، ہم احمدی ہیں لیکن اگر عرش کے خدا نے ہمیں اُس فہرست میں شامل نہیں کیا تو ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ بھی بیکار ہے اور ہمارا ان جلسوں میں آنے کا مقصد بھی فضول ہے۔ پس ان دنوں میں خوب دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑیں، ذکرِ خدا پہ زور دیں اور ظلمت دل مٹاتے جائیں۔ یہاں بہت سی علمی، تربیتی اور روحانی بہتری پیدا کرنے کے لئے تقاریر ہوں گی انہیں سنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ان تقریروں کو سنتے ہوئے یہ عہد کریں اور مدد مانگیں کہ اے خدا ہم نیک نیت ہو کر تیرے مسیح کے بلانے پر دلوں کی اصلاح کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ لیکن یہ اصلاح ہم اپنے زور بازو سے نہیں کر سکتے، تیری مدد کی ضرورت ہے۔ اگر اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی دعا سنتے ہوئے تُو نے ہماری مدد نہ کی تو ہم تیری عبادت کے معیار حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اے میرے پیارے خدا تجھ کو تیرا ہی واسطہ کہ ہمیں ضائع ہونے سے بچا۔ جس نیک مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اس سے وافر حصہ ہمیں عطا فرما کہ تیرے فضل کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں۔ ہمارے دلوں کو اتنا پاک اور صاف کر دے کہ جو کچھ ہم سنیں اس سے صرف علمی اور ادبی حظ اور لطف نہ اٹھائیں بلکہ اُن تربیتی اور روحانی معیاروں کو اونچا کرنے والی باتوں کو ہم اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں، ان پر عمل کرنے والے ہوں، ان کو اپنی نسلوں میں جاری کرنے والے ہوں۔ پس جب ہم نیک نیت ہو کر جلسے کے پروگراموں سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں گے، دعائیں کرتے ہوئے تمام نیک باتوں کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی ہم اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے والے بن سکیں گے۔ اس انقلاب سے حصہ لینے والے بن سکیں گے جس انقلاب کے لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے اور پھر دنیا میں بھی انقلاب لانے والے بنیں گے انشاء اللہ۔

پس اس انقلاب کے لئے بنیادی اور سب سے اہم چیز دعا اور ذکر الٰہی ہے جب یہ عادت ہم اپنے

اندر پیدا کرلیں گے اور خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پیدا کرلیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق ہم مزید احکامات پر بھی عمل کریں گے۔ حقوق العباد ادا کرنے والے بھی بن جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جمع ہونے سے آپس میں تودّد و تعارف بڑھے گا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے والے بنیں گے تو تودّد و تعارف کا تو مطلب ہی یہ ہے کہ آپس کی محبت اس تعارف سے پیدا ہو۔ تو جب نئے تعلقات کو فروغ دیا جائے گا اور ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کے سامان کئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے پرانے تعلقات میں پہلے سے بڑھ کر بہتری پیدا کرنے کی کوشش ہوگی۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رنجشیں پیدا ہو چکی ہیں تو انہیں دُور کرنے کی کوشش ہوگی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہ صرف فضول گوئی اور بدکلامی سے بچے رہیں گے بلکہ پیار اور محبت پیدا کر رہے ہوں گے۔ نہ صرف لڑائی جھگڑوں سے بچ رہے ہوں گے بلکہ پرانے لڑائی جھگڑوں پر ایک دوسرے سے معذرتیں اور معافیاں مانگ رہے ہوں گے۔ ذاتی اناؤں کے جال سے نکل رہے ہوں گے۔ کئی شکایات یہاں سے مجھے آتی ہیں، ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جاتے ہیں، جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں اور بعض کو پھر مجبوراً دکھی دل کے ساتھ سزا بھی دینی پڑتی ہے کیونکہ نظام جماعت کا تقدس تمام رشتوں سے زیادہ ہے، ہر رشتے سے بالا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حقیقی تعلق ہے تو اپنی حرکتوں پر پشیمان ہوتے ہوئے آپس میں پیدا ہوئی ہوئی دراڑوں کو نہ صرف اس محبت کی وجہ سے جوڑنے والے ہوں گے بلکہ محبت کے تعلقات پیدا کریں گے۔ آنحضرت ﷺ کے حکم پر عمل کرنے والے بنیں گے کہ ایک مسلمان سے دوسرے مسلمان کو اس کی زبان اور ہاتھ سے کبھی تکلیف نہیں پہنچتی، نہ پہنچنی چاہئے۔

پھر ان دنوں میں جبکہ خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جمع ہوتے ہیں، اس کے آگے جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگ رہے ہیں، کامل ایمان کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول ہیں، کامل فرمانبرداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چل رہے ہیں تو پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی موقع پر نظام جماعت کی فرمانبرداری سے باہر ہوں۔ ایک طرف تو یہ کوشش ہو کہ ہم آسمان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں لکھے جائیں اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفاء کے قائم کردہ نظام جماعت کی اطاعت سے باہر جا رہے ہوں۔ پس یہ دوعملیاں نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے کبھی نہیں دکھا سکتے اور نہ کبھی دکھاتے ہیں۔ ان دنوں میں دلوں کے اس میل کو بھی دعاؤں کے ذریعہ سے، اصلاح کے ذریعہ سے دھونے کا موقع ملتا ہے۔ اگر اصلاح کی غرض سے اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں اور کوئی میلہ سمجھ کر شامل نہیں ہوئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ جلسہ کوئی میلہ نہیں ہے، تو یقیناً پھر دلوں کے میل بھی دھوئیں گے۔ بعض دفعہ روزمرہ کی زندگی میں بھی اور جلسہ کے دنوں میں بھی ایک عام احمدی کی رنجشیں اور جھگڑے عہدیداران سے بھی ہو جاتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں اگر یہ ذہن میں ہو کہ اس جلسے کا مقصد کیا ہے تو ہر ایک احمدی اپنے پرانے جھگڑے بھی ختم کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر یہاں کوئی تلخی کی صورت پیدا ہوئی ہے تو اسے بھی دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ عہدیداران اور جلسے کے دنوں میں ڈیوٹی دینے والے بھی اس بات کا خیال رکھیں۔ کل بھی مَیں نے یہی کہا تھا کہ اخلاق کے اعلیٰ معیار سب سے زیادہ ڈیوٹی دینے والوں سے ظاہر ہونے چاہئیں کہ بحیثیت کارکن اور عہدیداران کی زیادہ ذمہ داری ہے۔ اس لئے ان میں برداشت کا پہلو بھی زیادہ ہونا چاہئے یا برداشت پیدا کرنے کی ان کو زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ ان میں عفو اور درگزر کا پہلو بھی زیادہ ہونا چاہئے اور انہیں دوسروں کے لئے نمونہ بننے کے لئے اپنی عبادتوں اور دوسرے اخلاق کے معیار اونچا کرنے کی بھی دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

پس اگر عہدیدار اپنے آپ کو عہدیدار کی بجائے خادم سمجھیں اور افراد جماعت اپنے عہدیداران کو نظام جماعت چلانے کے لئے خلیفہ وقت کے مقرر کردہ کارکن سمجھیں تو یہ تعلقات ہمیشہ محبت اور پیار کے تعلق کی صورت میں رہیں گے جو پھر خلیفہ وقت کے تابع ہو کر دنیا کو امن اور سلامتی کا حقیقی پیغام دینے والے ہوں گے، دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جن راہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں چلانا چاہتے ہیں۔ ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں گے جن معیاروں کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ''اے سعادت مند لوگو!'' آپ میں سعادت تھی تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، زمانے کے امام کو قبول کیا۔ اب سعادت کا پہلا قدم تو تم نے اٹھا لیا، آگے آپؑ فرماتے ہیں'' اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے'' ایک قدم سعادت کا تو تم نے اٹھا لیا، نیک فطرت تھی قبول کر لیا، اب اپنے آپ پر اس تعلیم کو بھی لاگو کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے۔ فرماتے ہیں'' تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا''۔ دنیاوی کام ہیں ان سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ ذریعے ہیں ان سے تمہیں منع نہیں کرتا، توکل اگر اللہ تعالیٰ پر کرنا ہے تو اس کے لئے حکم ہے کہ اونٹ کا گھٹنا باندھو۔'' لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں، سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بھی بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خداتعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے، کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خداتعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے''۔ اپنی طاقت سے کوئی بدی دُور نہیں کر سکتے اس لئے دعائیں مانگو'' اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ، بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خداتعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63 مطبوعہ لندن)

یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ معیار جس کی طرف آپؑ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ بڑا اچھا موقع اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے اگر ان دنوں میں ہر ایک خود اپنا محاسبہ کرے تو اپنی تصویر خود سامنے آجائے گی۔ اگر نیک نیتی سے اپنا محاسبہ کر رہے ہوں گے تو ان نفسانی کینوں اور غصّوں کا حال خود معلوم ہو جائے گا۔ '' تکبر سے بچو''۔ فرمایا یہ تکبر ہی ہے جو نافرمان بناتا ہے۔ تکبر ہی ہے جس نے انبیاء کا انکار کروایا اور یہ تکبر ہی ہے جو نظام جماعت یا عہدیداران کے خلاف دوسرے کو بھڑکاتا ہے اور یہ تکبر ہی ہے جو آپس میں بھی ایک دوسرے سے لڑاتا ہے۔ پھر حقیقی ہمدردی اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیدا کرو تبھی تمہاری باتوں کا اثر ہوگا، تبھی تمہاری تبلیغ مؤثر ہوگی۔ کئی لوگ ہمارے جلسوں میں شامل ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی آتے تھے، قادیان کا ماحول دیکھتے تھے اور اس ماحول کا ہی اثر ان پر ہوتا تھا۔ ان لوگوں کے اخلاق کا اثر بھی ان لوگوں پر ہوتا تھا جو احمدی ہو جاتے تھے۔ اب بھی دنیا کے مختلف ممالک میں جب جماعت کے جلسے ہوتے ہیں اور لوگ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک اثر لے کر جاتے ہیں اور بعض ان میں سے پھر بیعت کر کے جماعت میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ تو ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے اور ہر ایک کو یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے آج احمدیت کا چہرہ ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھو تمہارے قول اور عمل میں تضاد نہ ہو تبھی تمہاری دعوت الی اللہ میں برکت پڑے گی۔ جماعت کی نیک نامی کا باعث بھی تم تبھی بنو گے جب ہمیشہ سچائی پر قائم ہو گے۔ کسی کی برائی نہ چاہو۔ ذاتی منفعت اور فائدہ تمہیں کسی سے برائی پر مجبور نہ کرے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہارے ہر عمل کو خدا دیکھ رہا ہے۔ ہر وقت دل میں خدا کا خوف ہو اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کے آگے جھکو اور اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت تمہیں تبھی فائدہ دے گی جب ہر حالت میں تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے۔ صرف دعوے اور نعرے کبھی کام نہیں آئیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی جماعت کے اعلیٰ معیار دیکھنے کی کس قدر تڑپ تھی اور کس درد سے آپ نے جماعت کے لئے دعائیں کی ہیں اس کا ایک نمونہ میں آپ کو دکھاتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں'' دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خداتعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خداتعالیٰ کے علم اور ارادے میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خداترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو''۔

(اشتہار التوائے جلسہ 27/دسمبر 1893ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 446)

اللہ تعالیٰ ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نیک تمناؤں اور دعاؤں کو ہمارے حق میں پورا فرمائے۔ ہم میں کبھی کوئی بھی ایسا نہ ہو جائے جو اپنی بدبختی اور بدقسمتی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے کاٹا جائے۔ اے اللہ! تُو ہم پر ہمیشہ اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر پھیلائے رکھ اور ہمیں ہمیشہ اپنے محبوب اور خاتم الانبیاء کے عاشق صادق کی جماعت سے جوڑے رکھ اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو ان فضلوں اور انعاموں کا وارث بنا جن کا تُو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین ☆☆☆

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

اس وقت دنیا قدرتی آفات کے رنگ میں خدائی قہر کے جو نظارے دیکھ رہی ہے یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے تائیدی نشانات کے سلسلے ہیں اور زمانہ آرہا ہے کہ اگر دنیا اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئی تو پہلے سے زیادہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگی۔

نظام خلافت کا نظام وصیت سے گہرا تعلق ہے۔ جماعت جرمنی نے خلافت جوبلی سے پہلے چندہ دہندگان کی نصف تعداد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے ٹارگٹ کو حاصل کرلیا ہے۔ جماعت امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر امریکہ کے احمدیوں بالخصوص افرو امریکن احمدیوں کو تاکیدی ہدایت کہ اپنے ہم قوم سفید امریکن اور دوسری قوموں کے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لائیں۔

———(جلسہ سالانہ جرمنی 2007ء کے موقع پر خطاب)

تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ جرمن لجنہ، نومبایعات و زیر تبلیغ خواتین سے میٹنگ، بلغارین وفد سے ملاقات، مبلغین سلسلہ سے میٹنگ، انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں

(رپورٹ مرتبہ : مبارک احمد ظفر ۔ ایڈیشنل وکیل المال ۔ لندن)

02 ستمبر 2007ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5:30 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں نماز فجر پڑھائی اور چار بجے سہ پہر تک اپنے دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا اور آخری روز ہے۔ چار بج کر دس منٹ پر حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھائی جس کے معاً بعد جلسہ کی کارروائی شروع فرمانے کے لئے کرسی پر رونق افروز ہوئے تو تمام حاضرین جلسہ کھڑے ہوگئے اور پُر جوش نعروں سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور کچھ دیر تک جلسہ گاہ کا ہال نعروں سے گونجتا رہا۔

سابق اٹارنی جنرل بلغاریہ کا خطاب: حضور انور کی اجازت سے بلغاریہ کے ایک قانون دان اور سابق اٹارنی جنرل Mr.Ivan Tatarchrev نے بلغارین زبان میں خطاب کیا۔ خطاب شروع کرنے سے قبل وہ حضور انور کے پاس تشریف لے گئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ یہ 1930ء میں بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا بلغاریہ کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ملک کی بہت سی سڑکوں کے نام ان کے نام پر رکھے گئے ہیں اور ملکی تاریخ میں ان کا اہم مقام ہے۔ ان کے نانا بھی بیسویں صدی میں اٹارنی جنرل رہ چکے ہیں۔

موصوف نے اپنے خطاب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں سب سے پہلے آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ کے جلسہ میں شریک ہو رہا ہوں۔ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور مذہب اپنی تعلیم کے ذریعہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرواتا ہے جس سے وہ اپنے مسائل کا حل ڈھونڈتا ہے۔ انسان کو آزاد پیدا کیا گیا ہے۔ کسی ملک کو یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی انسان کے مذہب پر پابندی لگائے۔ ہم گواہ ہیں کہ احمدی بھائی مختلف ملکوں میں آزاد نہیں ہیں اور مشکل حالات میں ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ مشکلات ختم ہوں گی۔ مَیں سب سے بڑھ کر آپ کے روحانی امام کا شکرگزار ہوں۔ آپ نے اپنے خطبہ میں بہت پیارے الفاظ میں فرمایا کہ سب انسان بھائی بھائی بن جائیں۔ آخر پر پھر انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب کے بعد انہوں نے پھر حضور انور ایدہ اللہ سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

اس کے بعد ان کے خطاب کا اردو ترجمہ مکرم طاہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ بلغاریہ نے پیش کیا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی: معزز مہمان کے خطاب کے بعد باقاعدہ طور پر جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ طارق چیمہ صاحب نے سورۃ الفرقان کی آیت 62 تا 71 کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم ساجد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ مکرم صلاح الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "محمود کی آمین" خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقریب تقسیم انعامات: پانچ بجے شام تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 55 طلبہ کو حضور انور نے اسناد اور میڈلز تقسیم فرمائے۔ جرمنی میں یہ تیسری تقریب تھی۔ جن خوش نصیب طلباء نے اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے اسناد اور میڈل حاصل کرنے کی سعادت پائی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم تاثیر احمد بشیر صاحب(PHD Medicin)، مکرم عبیدہ آر۔ رانا صاحب(PHD Medicin)، مکرم مرزا نعمان صاحب(Bechelor in Agriculture Economics)، مکرم منصور احمد صاحب (Masters in Computer Science)، مکرم محمد اشرف صاحب مبلغ سلسلہ بلغاریہ (Master in Bulgarian Language)، مکرم طاہر احمد صاحب (Masters in Bulgarian Language)، مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ سلسلہ کوسووو (Bachelor in Albanian Language)، مکرم فرید احمد ریحان صاحب (Masters in Public Health)، مکرم اسد باجوہ صاحب (Masters in Design Information Technology)، مکرم شاہد احمد رضی صاحب (Master in Pedagogy)، مکرم طاہر محمود صاحب(Masters in Electrical Power Engineering)، مکرم ودود محمد حق صاحب (Master in Computer Science & Biology)، مکرم سید رحیم الدین یوسف صاحب (BSc in Process Engineering)، مکرم ابوطالب احمد صاحب(Masters in Economics)، مکرم یاسر لقمان احمد صاحب(Masters in Biology)، مکرم عطاء الرحیم صاحب (Masters in Material Science & Engineering)، مکرم نعمان پاشا صاحب(MSc Computer Science of Medicine)، مکرم محمد تنویر صاحب(Masters in Biometerials)، مکرم عاصم خان صاحب(Law)، مکرم احسن محمد شہزاد صاحب (Masters in Infomation & Communication Technology)، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب (Masters in Computer Science)، مکرم وسیم رانا صاحب (Masters in Computer Science)، مکرم امیر مرزا صاحب (BSc in Business Information System)، مکرم عمران بھٹی صاحب(BSc in Business Information System)، مکرم طارق ریاض صاحب (Masters in Computer Science)، مکرم ارباب ثاقب اعوان صاحب (Professional Graduation in Medical Science)، مکرم افتخار احمد شیخ صاحب (Appren- ticship in Mechatronics)، مکرم امیر رئیس زیروی صاحب(BSc in Applied Computer Science)، مکرم عاصم خان صاحب(Masters in Electrical Engineering)، مکرم انیس احمد صاحب (Masters in Business Economics)، مکرم ندیم احمد صاحب(Masters in Commercial Science)، مکرم شیراز احمد خان صاحب (Masters in Electrical & Information Technology)، مکرم فرحان خان صاحب(Master in Architecture)، مکرم وسیم احمد مرزا صاحب (Masters in Computational Mechanics)، مکرم منصور احمد صاحب (Masters in Economics)، مکرم طاہر احمد غالب صاحب (Masters in Internet Economics)، مکرم ناصر احمد صاحب (Masters in Computer Science)، مکرم آصف یوسف صاحب (Masters in Business Economics)، مکرم افضل محمود صاحب(Masters in Medical Engineering)، مکرم فاخر عزیز رانا صاحب (Professional Graduation in Medical Science)، مکرم فضل احمد صاحب (Law)، مکرم فصیح الدین صاحب(Law)، مکرم قدرت اللہ صاحب(Masters in Software Technology)، مکرم مبارک احمد صاحب(Bachelor in Software Technology)، مکرم عبدالرحمٰن رضا صاحب Masters in Civil Engineering)، مکرم Assessor صبیح الدین صاحب(Law)، مکرم وسیم غفار صاحب(Masters in Computer Science)، مکرم اعزاز احمد صاحب (A Level)، مکرم وجاہت احمد وڑائچ صاحب((A Level)، مکرم یزدان مخدوم صاحب(A Level)، مکرم عطاء الٰہی اسلم صاحب(A Level)، مکرم انیق احمد سلیمان صاحب(A Level)، مکرم احمد فراز احمد صاحب(A Level)، مکرم اویس اکبر باجوہ صاحب (A Level) اور مکرم عتیق بشیر صاحب (O Level)۔

خلاصہ اختتامی خطاب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد آیت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ (المومن:52) کی تلاوت فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے دعویٰ پر مسلمانوں، عیسائیوں اور ہندوؤں نے جو طوفان بدتمیزی اٹھایا اس کا ذکر فرمایا۔ حضور نے آج کل کے مخالفین کو واشگاف الفاظ میں تنبیہ کی کہ اس وقت دنیا قدرتی آفات کے رنگ میں خدائی

قہر کے جو نظارے دیکھ رہی ہے یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے تائیدی نشانات کے سلسلے ہیں اور زمانہ آرہا ہے کہ اگر دنیا اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئی تو پہلے سے زیادہ مورد غضب الٰہی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی حالت کو دیکھ کر اور دنیا کو معصیت اور گمراہی میں مبتلا پا کر زمانہ کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تب آپؑ نے حکم الٰہی کی پابندی کرتے ہوئے بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ اطلاع دی کہ اس صدی کے لئے جو آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔ تاکہ ایمان جو آسمان پر اٹھ گیا ہے اسے دوبارہ قائم کروں اور اسی کی کشش سے دنیا کی اصلاح کی طرف کھینچوں اور اعتقادی و عملی غلطیوں کو دور کروں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ فرمایا تو مخالفین کی ایک ہی رٹ تھی کہ یہ کافر ہے، اس کی جماعت کو ختم کردو اور اس کے ماننے والوں کو ختم کردو اور حضور علیہ السلام کو تنگ کرنے کی کارروائیاں اس حد تک ہو گئیں کہ آپؑ نے بڑے افسوس سے مخاطب کر کے فرمایا کہ اے نفسانی مولویو! اے خشک زاہدو! تم آسمانی راہ کھولنا چاہتے ہی نہیں۔ فرمایا کہ تاریخ شاہد ہے، ماضی کی، سو سال پہلے کی بھی، بعد کی بھی اور اس دور کی تاریخ بھی کہ ان بدقسمت لوگوں کو ماننے کی توفیق نہ ملی۔ حضور انور نے اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرشوکت اور پُرجلال اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

فرمایا کہ اے مولویو تمہارے، ہم خیال سربراہوں نے جماعت کو ختم کرنے کا قانون پاس کیا۔ اس وقت جماعت شاید 75 ممالک میں تھی اور آج دنیا کے 189 ممالک میں بسنے والے احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں۔ کچھ تو سوچو، کچھ تو غور کرو، اے حکومت چلانے والو! اے سیاست چمکانے والو! اے سیاست دانو! اس الٰہی سلسلہ کے خلاف مخالفت کی دیواریں نہ اٹھاؤ جس کی حفاظت کی ضمانت خدا تعالیٰ نے دی ہوئی ہے۔ زبان درازی نہ کرو۔ اپنے پہلوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ ابھی بھی وقت ہے۔ آسمانی آفات کو دیکھ کر سوچو اور پھر سوچو۔ حضور نے پاکستان، ہندوستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور عرب کے ممالک کے بسنے والے مسلمانوں کو بطور خاص مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آؤ مسیح محمدی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں گاڑنے کے لئے مدد کرو۔ اے مسلمانو! نفس پرستی اور دنیا پرستی چھوڑ دو۔ تمہاری بقا اور تمہاری عزت اسی میں ہے۔ حضور انور نے افریقہ کے سعید فطرت علماء کا بھی ذکر فرمایا جن کی فراست خشک زاہدوں اور مولویوں سے زیادہ ہے اور وہ قرآن اور حدیث کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ حضور نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ زمانہ آرہا ہے۔ یاد رکھیں وارننگ ہے دنیا کو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید کے لئے جیسے پہلے نشان ظاہر فرمائے اب پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرمائے گا۔ حضور نے دعا کی تحریک کی کہ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ مسلمانوں کو تباہ ہونے سے بچائے۔ آج دنیا کی کایا ہماری دعاؤں سے ہی پلٹنی ہے۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ فرمایا کہ آج بھی وہی زمانہ چل رہا ہے کہ احمدیت نے دنیا پر غلبہ پانا ہے۔ اس لئے نشانات کا سلسلہ بھی چلنا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ہر احمدی بھی ایمان میں مضبوط ہو۔ ایمان لانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے وعدے اس شرط کے ساتھ ہیں کہ ایمان کی حقیقت کو سمجھیں۔ جماعت کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر لمحہ اور ہر موڑ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی حفاظت فرمائی ہے اور اس کی تائیدات میں نشان ظاہر فرمائے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ فتح اور کامرانی جماعت کا مقدر ہیں اور مخالفین کی ہر سازش ناکام و نامراد ہوگی۔ دشمن آج ایک ملک میں جماعت کو تنگ کر کے خوش ہے۔ مکہ اور مدینہ اور حج کے راستے ہم پر بند کئے ہوئے ہیں۔ فرمایا جو سربراہ اور بادشاہ ہیں یاد رکھیں انہیں اللہ کی مرضی کے تابع اپنی گردنیں جھکانی ہوں گی۔ دشمن جتنا چاہے زور لگالے کوئی طاقت اب اسلام کے غلبہ کو نہیں روک سکتی۔ پس ملامتیں پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین پر پڑتی رہی ہیں اور آئندہ بھی مخالفین پر ہی پڑتی رہیں گی۔ فرمایا بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ اے وہ تمام لوگو جو مخالفت میں حدیں پھلانگ رہے ہو، زمینی اور آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کو چھوڑ دو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں سویڈن کے اخبار میں کارٹونوں کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی بے حرمتی کئے جانے پر بھی افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اہل مغرب کو بھی جہاں آزادی کے نام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات پر گند اچھالا جارہا ہے، کو تنبیہ کی کہ خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔ خدا اگر غضب میں دھیما ہے تو اس کو اس کی کمزوری نہ سمجھو۔ وہ اگر رحیم ہے تو وہ قہار بھی ہے اور جبار بھی۔

حضور انور نے قدرت ثانیہ (خلافت) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے قیامت تک جاری رہنا ہے۔ یہ خوشخبری ہے اور اسلام کا جھنڈا لہرانے کا کام بھی جماعت نے کرنا ہے۔ اس ضمن میں فرمایا کہ مَیں نے آج سے تین سال پہلے وصیت کے بارہ میں بیان کیا تھا کہ نظام خلافت کا وصیت کے نظام سے گہرا تعلق ہے اور جماعت کو تحریک کی تھی کہ چندہ دہندگان کی نصف تعداد کو خلافت جوبلی سے پہلے نظام وصیت میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ جرمنی کی رپورٹ کے مطابق جماعت جرمنی نے یہ ٹارگٹ پورا کرلیا ہے۔ اور فرمایا کہ اے جرمنی میں رہنے والے مسیح موعودؑ کے غلامو! تم نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہا۔ آج اسلام کے پیغام کو بھی اپنے ملک میں پھیلا دیں۔

جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر حضور انور کا پیغام

حضور انور نے اپنے خطاب کے تسلسل میں فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ ان کے لئے اور ساری دنیا کے لئے بھی میرا یہی پیغام ہے۔ لیکن چونکہ خاص طور پر ان کا جلسہ ہو رہا ہے۔ اس لئے امریکہ کو میرا یہ پیغام ہے کہ اے امریکہ کے احمدیو! بالخصوص افرو امریکن احمدیو! آپ اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھ رہے ہو۔ آپ میں سے چند ایک جلسہ سالانہ یوکے پر بھی آئے تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ ان کے چہروں پر سکون تھا۔ آنکھوں اور چہروں سے جو ایمان اور اخلاص نظر آرہا تھا اسے دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کے آباء واجداد غلام بنا کر وہاں لائے گئے تھے اور کہا جاتا ہے کہ اب آپ کو اس ملک میں آزادی مل گئی ہے۔ مگر اصل میں حقیقی آزادی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ہی ہے۔ پس اپنے ہم قوم سفید امریکن اور دوسری قوموں کے لوگوں کو بھی آزاد کروائیں اور بتائیں کہ آپ کو آزادی مل گئی ہے لیکن ابھی بہت سی بندشیں ہیں۔ فحاشی کے طوق گلے میں ہیں اور پاؤں میں عیاشی کی زنجیریں ہیں۔ ان کو احمدیت کا پیغام پہنچا کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لائیں۔ تبھی آپ حقیقی آزادی دلانے اور پانے والے ہوں گے۔ پس اس فرض کو سمجھیں۔

آخر پر حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ نفس پرست مولویوں اور خشک زاہدوں سے پاکستان کی جان چھڑائے تاکہ لوگ حقیقت کو پہچاننے لگیں۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام حاضرینِ جلسہ فرط جذبات میں کھڑے ہو گئے اور نہایت ہی پُرجوش نعرے لگانے لگے۔ افریقہ سے آئے ہوئے مہمانوں نے اپنے مخصوص اور مسحور کن انداز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ورد شروع کر دیا جس کے ساتھ تمام حاضرین جلسہ بھی شامل ہو گئے۔ یہ ایک نہایت ہی روح پرور نظارہ تھا۔ حضور انور کچھ دیر اپنے عشاق کے درمیان میں موجود رہے اور پھر الوداعی سلام کہہ کر زنانہ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جب حضور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو تمام حاضرین جلسہ نے یک زبان ہو کر اپنے ہاتھ اٹھا کر حضور انور کے سلام کا جواب دیا۔ یہ بھی نظارہ قابل دید تھا۔

جلسہ گاہ لجنہ میں حضور انور کی آمد پر لجنہ نے بھی مختلف زبانوں میں ترانے اور نغمے گائے جس سے سارے ماحول میں ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ کچھ دیر وہاں قیام کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جرمن لجنہ، نومبایعات او رزیر تبلیغ سے میٹنگ: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ چند منٹ رہائشگاہ پر رکنے کے بعد اپنی بیگم حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ کے ساتھ اس مارکی میں تشریف لے گئے جہاں جرمن لجنہ، نومبایعات اور زیر تبلیغ خواتین سے میٹنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے پہلے گزشتہ ایک سال کے دوران بیعت کرنے والی خواتین سے تعارف حاصل کیا۔ ایک نو احمدی جرمن لڑکی سے جس نے صحیح طریق سے نقاب لیا ہوا تھا حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ نقاب لینا کہاں سے سیکھا ہے؟ اس طرح نقاب لینا، پردہ کرنا اب آپ نے پاکستانیوں کو سکھانا ہے کیونکہ وہ اپنا پردہ چھوڑ رہی ہیں اور آپ اپنا رہی ہیں۔ ایک اور نو احمدی لڑکی جس نے تین ہفتہ پہلے بیعت کی تھی اس سے بھی حضور انور نے تعارف حاصل کیا اور اس کے احمدی ہونے کے تعلق میں تفصیل پوچھی۔ حضور انور نے جرمن خواتین سے پوچھا کہ کتنی خواتین کے خاوند پاکستانی ہیں؟ بہت سوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور نے مزید پوچھا کہ کیا آپ کے خاوند اسلام اور جماعت کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں؟ نمازوں کے پابند ہیں؟ اگر نہیں تو آپ نے ان کو اب دین کی طرف لے کر آنا ہے۔ ایک جرمن خاتون نے بتایا کہ میرے تین بچے ہیں اور تینوں وقف ہیں۔ مَیں ان کی کس رنگ میں تربیت کروں اور ان کو کیا پیشہ اختیار کرنا چاہئے۔ حضور انور نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

بیعت: دوران میٹنگ ایک جرمن لڑکی نے حضور انور سے بیعت کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ایسا کرتا تو نہیں ہوں لیکن چونکہ میری بیگم یہاں موجود ہیں تو مَیں یہ بات مان لیتا ہوں۔ مگر اس کو روایت نہ بنانا اور آئندہ سال ضروری نہیں کہ اس کی امید رکھیں۔ حضور انور کے ہاتھ پر حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ نے ہاتھ رکھا اور باقی نومبایعات نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس وقت بڑی جذباتی اور روحانی کیفیت تھی۔ سب کے آنسو جاری تھے۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بچوں کو چاکلیٹ، طالبات کو قلم اور خواتین کو انگوٹھیاں بطور تبرک عطا فرمائیں۔

(نوٹ: اس پروگرام کی رپورٹ کے لئے مکرمہ سعدیہ گدت صاحبہ نیشنل صدر لجنہ جرمنی سے درخواست کی گئی تھی لہٰذا اس پروگرام کی رپورٹ مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ سیکرٹری نومبایعات جرمنی کی مہیا کردہ ہے۔)

آٹھ بجے شام بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری نے اس دوران جمع ہونے والی ڈاک روانگی سے قبل حضور کی گاڑی میں رکھوائی۔ حضور انور نے اپنی گاڑی میں سوار ہونے سے پہلے دعا کروائی اور قافلہ روانہ ہوا۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے انتظار میں لوگوں کا ہجوم سڑک کے دونوں اطراف ابھی بھی موجود تھا۔

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں کل حاضری 26431 رہی۔ جس میں 28 ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ جلسہ کے تینوں دن کی کارروائی براہ راست MTA پر ساری دنیا میں نشر ہوتی رہی۔ لندن سے آئے ہوئے MTA انٹرنیشنل کے تین کارکنان مکرم محمد منیر صاحب عودہ، مکرم خالد کرامت صاحب اور مکرم فائز نوشیروان احمد صاحب پر مشتمل ٹیم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احسن طریق پر Live Transmission کے انتظامات کرنے کی توفیق پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطابات کا دس زبانوں میں رواں ترجمہ کا بھی انتظام تھا۔ جن مترجمین کو حضور انور کے

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

خطابات کے ترجمہ کی توفیق ملی ان کے نام درج ذیل ہیں:(1) انگریزی: مکرم خلیل احمد ملک صاحب آف لندن۔(2) عربی: مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مبلغ سلسلہ لندن۔(3) جرمن: مکرم حبیب اللہ طارق صاحب، مکرم نوید حمید صاحب اور مکرم داؤد مجوکہ صاحب۔(4) ترکی: مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور مکرم محمد احمد راشد صاحب۔(5) بلغارین: مکرم طاہر احمد صاحب اور مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغین بلغاریہ۔(6) البانین: مکرم صمد احمد غوری صاحب۔ مبلغ سلسلہ البانیہ اور مکرم موسیٰ رستمی صاحب ،صدر جماعت کوسودو۔(7) بوسنین: مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مبلغ سلسلہ بوسنیا۔ (8) فارسی: مکرم ملک نعیم احمد صاحب۔ (9) بنگلہ : مکرم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک لندن۔(10) فرانسیسی: مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ بلجیم۔

بیت السبوح پہنچنے پر 9:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

03 ستمبر 2007ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر 5:30 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔

ملاقاتیں: گیارہ بجے حضور انور ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پہلا دور شروع ہوا جو نماز ظہر وعصر تک جاری رہا۔اس دوران پاکستان، ملائشیا، ہندوستان، ناروے، یونان، سویڈن، ڈنمارک، بلغاریہ اور جرمنی کے 52 خاندانوں کے 212 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

بلغارین وفد سے ملاقات: بلغاریہ سے آئے ہوئے چالیس افراد پر مشتمل وفد نے (جن میں 13 زیر تبلیغ افراد شامل تھے) حضور انور نے تفصیلی ملاقات کی۔مکرم محمد اشرف صاحب ضیاء مبلغ بلغاریہ نے ترجمانی کے فرائض ادا کئے۔حضور انور نے وفد کے ممبران سے خیریت دریافت فرمائی، تعارف حاصل کیا اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں پوچھا کہ جلسہ کیسا لگا؟ فرمایا کہ اٹارنی جنرل صاحب نے تو اپنے تاثرات بیان کر دئے تھے۔مکرم پروفیسر Teofanov صاحب سے حضور انور نے پوچھا کہ آپ بتائیں۔جس پر انہوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت پر اپنے خوشکن جذبات کا اظہار کیا۔حضور انور نے فرمایا کہ کل اٹارنی جنرل صاحب نے فرمایا تھا کہ مذہب کی سب کو آزادی ہے لیکن بلغاریہ میں تو ہمارے خلاف ایک فضا بنی ہوئی ہے۔ایسے شرفاء ہی ہیں جو کوشش کر کے امن کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔مجھے امید ہے کہ یہ اپنی سوسائٹی میں اپنے ہم خیال لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

فرمایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ جو ساری دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اسے میڈیا اور اخباروں کے ذریعہ آپ لوگوں تک پہنچائیں اور ان کو سمجھائیں کہ اس وقت دنیا میں بڑی مشکلات پیدا ہوئی ہوئی ہیں جماعت احمدیہ ہی ہے جو امن قائم کرنے والی ہے اس بات کو عام کریں۔

فرمایا: جب کوئی احمدی ہوتا ہے تو اس میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔اگر اس تبدیلی کی وجہ سے اللہ سے تعلق پیدا ہوا ہے تو پھر اس کا فرض بنتا ہے کہ اس تعلق کا اظہار معاشرے میں امن قائم کرنے کی کوشش کر کے کرے۔اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے حضور انور کا بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہاں سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔حضور نے فرمایا یہ تو آپ سب نے دیکھ لیا ہوگا کہ جلسہ باوجود اپنے بڑے مجمع کے کتنا پُر امن تھا۔یہ دکھاوا نہیں۔یہ احمدیوں کا کردار ہے۔یہ ڈسپلن ہے جو آپ کو یو کے، امریکہ، انڈونیشیا، ہندوستان اور افریقہ کے جلسوں میں بھی نظر آئے گا اور یہی ہماری تعلیم ہے۔ایسا امن اور ڈسپلن پیدا کرنے والوں کو یہ کہنا کہ یہ فساد کریں گے بہت بڑا ظلم اور الزام ہے۔

حضور انور نے مکرم پروفیسر Teofanov سے دریافت فرمایا آپ کیا کرتے ہیں اور کتنی زبانیں جانتے ہیں۔ جس پر مبلغ سلسلہ بلغاریہ نے بتایا کہ انہوں نے بلغارین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا ہوا ہے۔انہوں نے بتایا کہ مَیں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔سات سال پہلے لندن کے جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ مَیں خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بھی مل چکا ہوں۔مَیں انہیں اپنے باپ کی طرح سمجھتا ہوں۔میری فیملی بھی انہیں مل چکی ہے۔میرے نزدیک جماعت احمدیہ امن قائم کرنے کی ایک عظیم مثال ہے۔بلغاریہ میں احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ جیسے پڑھے لکھے طبقے کو اس میں کردار ادا کرنا چاہئے تا کہ لوگوں کے ذہنوں میں تبدیلی پیدا ہو۔عام طور پر تو بلغارین روشن دماغ ہیں۔آگے جا کر یہ روکیں دور ہو جائیں گی۔فساد پیدا کرنے والے تو چند لوگ ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ ان سے ڈر کر خاموش ہو جاتے ہیں مگر عمومی طور پر بلغارین قوم ایسے خیالات کو رد کرنے والی ہے۔

فرمایا: جو پہلی مرتبہ شامل ہو رہے ہیں ان کے جلسہ کے متعلق کیا خیالات ہیں؟ مکرمہ Bikova صاحبہ نے فرمایا کہ بہت زبردست اور حیران کن انتظام ہے۔حضور نے فرمایا کہ یہی انتظام اور اللہ سے تعلق ہی ہے جو امن کی فضا اور ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات پیدا کرتا ہے۔مکرم Mario صاحب نے کہا کہ بلغاریہ میں مسائل عیسائیوں کی طرف سے نہیں بلکہ مسلمانوں کی طرف سے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ جب مجھے علم ہوا تو مَیں بھی حیران تھا کہ بلغارین قوم کو کیا ہو گیا ہے؟ کیونکہ مَیں جن بلغارین کو مل چکا تھا ان کے چہروں سے ایسا نہیں لگتا تھا کہ وہ ایسا کریں گے۔

مکرم Mario صاحب نے حضور سے درخواست کی کہ اگر حضور بلغارین مفتی سے مل لیں تو بہتر ہوگا۔اس پر فرمایا کہ اگر آپ انہیں تیار کر لیں تو مَیں ملاقات کے لئے تیار ہوں۔حضور انور نے فرمایا کہ اصل میں جو مذہبی لیڈر ہیں اس کو مذہب سے زیادہ اپنی دنیاوی وجاہت کا خیال ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ اگر یہاں احمدیت آگئی تو اس کی وجاہت ختم ہو جائے گی۔نہ امامت رہے گی نہ مسجد۔اگر اس کو یہ بات سمجھا دی جائے کہ نہ ہم نے اس کی امامت لینی ہے، نہ مسجد لینی ہے اور نہ ہی کسی کو زبردستی احمدی بنانا ہے تو شاید اس میں تبدیلی پیدا ہو جائے مگر یہ بڑا مشکل ہے۔

حضور انور نے بتایا کہ ان لوگوں کو تو قرآن بھی نہیں آتا۔جو احمدی ہو رہے ہیں وہی آگے بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ اسی بات سے وہ ڈر گئے ہیں کہ اس سے ہماری امامت چلی جائے گی۔باقی مذہب تو دل کا معاملہ ہے اس پر زبردستی قبضہ نہیں کر سکتا۔قرآن کریم کی تعلیم بھی یہی ہے۔اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو اپنے پاس بلا کر چاکلیٹ دئے اور بڑوں کو اس ملاقات کی یادگار کے طور پر قلم عنایت فرمائے اور فرمایا یہ قلم جو مَیں ٹوکن کے طور پر دے رہا ہوں اس سے آپ کو یاد رہے گا کہ ملاقات ہوئی تھی۔حضور انور نے ہر ایک کے پاس خود جا کر قلم عنایت فرمائے۔آخر پر حضور انور نے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔اس کے بعد حضور انور نے نماز ظہر وعصر مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔

ملاقاتیں: شام چھ بجے ملاقاتوں کا دوسرا دور ہوا جو 8:35 بجے تک جاری رہا۔جس میں پاکستان، انڈونیشیا، بلغاریہ، ناروے، اٹلی، بوسنیا، مسقط، ہندوستان اور جرمنی کے 104 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مبلغین سلسلہ سے میٹنگ: انفرادی ملاقاتوں کے بعد مبلغین سلسلہ سے میٹنگ شروع ہوئی۔جس میں جرمنی، البانیہ، بوسنیا، بلغاریہ، کوسودو، ہنگری، مالٹا، رومانیہ اور مقدونیہ کے 19 مبلغین شامل ہوئے۔سب سے پہلے حضور انور نے تمام مبلغین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔پھر مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی سے انگلستان میں ہونے والی مبلغین کی میٹنگ کے حوالے سے اب تک ہونے والے کام کی رپورٹ لی۔اس کے بعد حضور انور نے ہر مبلغ سے الگ الگ تعارف کر کے اس کی کارکردگی اور میدان عمل میں درپیش مسائل سننے کے بعد ان کے حل کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں اور مبلغین کو خاص طور پر تلقین فرمائی کہ جو بھی رابطے بنتے ہیں ان سے مستقل رابطہ رکھا کریں۔حضور انور نے جرمنی میں جامعہ کے قیام اور جماعت جرمنی کے دیہاتی علاقوں میں خاص طور پر توجہ دینے اور یہاں امن کی تعلیم پھیلانے کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔اور جماعت جرمنی نے جو وصیت کا ٹارگٹ پورا کیا ہے اس کا مختلف زاویوں سے جائزہ لیا۔

حضور نے مبلغین کو اپنی روزانہ کی ڈائری لکھنے کی تاکید فرمائی۔جرمنی میں تربیت کے لئے معلمین کی ضرورت مقامی طور پر ہی پورا کرنے کی طرف زور دیا اور فرمایا کہ جو لوگ فارغ ہیں اور اخلاص رکھتے ہیں انہیں تین یا چھ ماہ کا کورس کروا کر انہیں معلم کے طور پر استعمال کریں۔فرمایا اس سے دوہرا فائدہ ہوگا۔ایک تو وہ لوگ جو فارغ ہیں وہ مصروف ہو جائیں گے اور دوسرا کسی حد تک معلمین کی ضرورت بھی پوری ہوتی رہے گی۔حضور انور نے مشرقی یورپ کے ممالک میں آزادی کے نام پر جو خطرناک اخلاقی برائیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے مبلغین کو تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور تفصیلی ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے مشنوں میں لائبریریاں قائم کرنے کی ہدایت بھی فرمائی۔

آخر پر حضور انور نے مبلغ انچارج جرمنی کی درخواست پر گروپ فوٹو کا شرف بھی عطا فرمایا۔حضور انور نے نماز مغرب وعشاء مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔پھر حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی ڈاک حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر بھجوائی۔

(باقی آئندہ)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

حج ایک عاشقانہ عبادت

..........(اقبال احمد انجم ایم اے شاہد پروفسر جامعہ احمدیہ یو کے)..........

ارکان اسلام میں سے ایک رکن حج بیت اللہ بھی ہے حج ہر مسلمان عاقل بالغ، جو اتنا مالدار ہو کہ گھر کے اخراجات کے علاوہ مناسب زادِراہ اس کے پاس ہو پر فرض ہے۔ نیز تندرست ہو اور سفر کے قابل ہو اور راستہ بھی اس کے لئے پُر امن ہو اور مکہ جانے میں اس کے لئے کوئی روک نہ ہو، تو اسے حج کرنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''پھر حج بیت اللہ کی ایک غرض، شعائر اللہ کا احترام اور ان کی عظمت لوگوں میں قائم کرنا ہے۔ شعائر اللہ کے لفظ سے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا ذہن صرف ظاہر سے باطن کی طرف منتقل ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ میں ان کے سامنے ایسے نشانات رکھ دیئے جو خدا تعالیٰ کو یاد دلانے والے اور اس کی محبت دلوں میں تازہ کرنے والے ہیں۔ حج دراصل اس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو بیت اللہ کے قریب ایک وادیٔ غیر ذی ذرع میں تنہائی اور بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر سر انجام دی تھی بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیل کی گردن پہ چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی یادگار حج کی صورت میں قائم کر دی۔ حالانکہ اگر یہ درست ہوتا تو چونکہ یہ واقعہ شام میں ہوا تھا۔ اس لئے حج کا اصل مقام شام ہوتا نہ کہ حجاز اور لوگ وہاں جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی یاد کرتے اور کہتے ابراہیم نے کس قدر قربانی کی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حج کے لئے مکہ مکرمہ کو چنا اور منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں جانا اور وہاں مناسک حج بجا لانا ضروری قرار دیا۔ پس میرے نزدیک حج کا تعلق چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جانے والے واقعہ سے نہیں بلکہ اس واقعہ سے ہے جب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک ایسی وادی میں لا کر پھینک دیا جہاں پانی کا ایک قطرہ نہ تھا اور کھانے کے لئے ایک دانہ تک نہ تھا۔ جب انسان حج کے لئے جاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آجاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے بچائے جاتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی عزت دیتا ہے اور حج کرنے والے کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی اور اس کی ذات پر یقین ترقی کرتا ہے پھر وہ اپنے آپ کو اس گھر میں دیکھ کر جو ابتدائی دنیا سے خدا کی یاد کے لئے بنایا گیا ہے، عجیب روحانی تعلق ان لوگوں سے محسوس کرتا ہے جو ہزاروں سال پہلے سے اس روحانی مسلک میں پروئے چلے آتے ہیں جس میں یہ شخص پرو دیا ہوا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت کا رشتہ جو سب کو باندھے ہوئے ہے خواہ وہ پرانے ہوں یا نئے۔ اسی طرح بیت اللہ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا نقشہ انسانی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر چاروں طرف سے لوگوں کو اس گھر کے گرد جمع کر دیا ہے جب انسان بیت اللہ کو دیکھتا ہے اور اس راس کی نظر پڑتی ہے تو اس کے دل پر ایک خاص اثر پڑتا ہے اور وہ قبولیتِ دعا کا ایک عجیب وقت ہوتا ہے حضرت خلیفہ اوّلؓ فرمایا کرتے تھے: کہ جب میں نے حج کیا تو میں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے فرمانے لگے اس وقت میرے دل میں کئی دعاؤں کی خواہش ہوئی لیکن میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا کہ اگر میں نے یہ دعائیں مانگیں اور یہ قبول ہو گئیں اور پھر کوئی اور ضرورت پیش آئی تو پھر کیا ہو گا پھر تو نہ یہ حج ہو گا نہ خانہ کعبہ نظر آئے گا تب میں نے سوچ کر یہ حل نکالا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ: ''یا اللہ میں جو دعا کروں وہ قبول ہوا کرے تا کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔''

میں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ سے یہ بات سنی ہوئی تھی جب میں نے حج کیا تو مجھے بھی یہ بات یاد آگئی جوں ہی خانہ کعبہ نظر آیا ہمارے نانا جان نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا دعا کر لو اور کچھ اور دعائیں مانگنے لگ گئے مگر میں نے تو یہی دعا کی کہ: یا اللہ اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقعہ ملا ہے پس میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا وہ قبول ہو گی۔ میری تجھ سے یہی دعا ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس کے فضل اور احسان سے میں برابر یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکاری کا نشانہ بھی اس طرح نہیں لگتا۔

اسی طرح بیت اللہ کے گرد چکر لگاتے وقت جب انسان دیکھتا ہے کہ ہزاروں لوگ اس کے گرد چکر لگا رہے ہیں اور ہزاروں ہی اس کے گرد نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے دل میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ میں دنیا سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف آگیا ہوں اور میرا بھی یہی کام ہے کہ اس کے حضور سربسجود رہوں پھر سعی بین الصفا والمروۃ میں حضرت ہاجرہ کا واقعہ انسان کے سامنے آتا ہے اور اس کا دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ انسان اگر جنگل میں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ڈیرہ لگا دے تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے خدا اپنے پاس سے سامان مہیا کرتا ہے اور اسے معجزات اور نشانات سے حصہ دیتا ہے پھر وہاں جتنے مقام شعائر اللہ کا درجہ رکھتے ہیں ان کے نام بھی ایسے رکھ دیئے گئے ہیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہی۔ مثلاً سب سے پہلے لوگ منٰی میں جاتے ہیں۔ یہ لفظ اُمْنِیَّۃ سے نکلا ہے جس کے معنے آرزو اور مقصد کے ہیں۔ اور اس جگہ اشارہ کرتا ہے کہ لوگ اس جگہ محض خدا کو ملنے اور شیطان سے کامل نفرت اور علیحدگی کا اظہار کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ پھر عرفات ہے جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اب ہمیں خدا تعالیٰ کی پہچان اور اس کی معرفت حاصل ہو گئی ہے اور ہم اس سے مل گئے ہیں۔ اس کے بعد مزدلفہ ہے جو قرب کے معنوں پر دلالت کرتا ہے اور جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ وہ مقصد جس کی ہم تلاش کر رہے ہیں وہ ہمارے قریب آگیا ہے۔ اسی طرح مشعر الحرام جو ایک پہاڑی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مخلصانہ عقیدت اور ابراہیم کے جذبات ہمارے دلوں میں پیدا کرتی ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر دعائیں فرمایا کرتے تھے پھر مکہ مکرمہ ایسی جگہ ہے جہاں سوائے چند درختوں اور اذخر گھاس کے سوائے کچھ نہیں ہوتا ہر جگہ ریت ہی ریت اور کنکر ہیں اور کچھ چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں ہیں غرض وہ ایک نہایت ہی خشک جگہ ہے نہ کوئی سبزہ ہے نہ باغ دنیا کی کشش رکھنے والی چیزوں میں سے وہاں کوئی بھی چیز نہیں۔ پس وہاں جانا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے قرب اور رضا کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہی غرض حج بیت اللہ کی ہے۔ پھر احرام باندھنے میں بھی ایک خاص بات کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کو یوم الحشر کا اندازہ ہو سکے کیونکہ جیسے کفن میں دو چادریں ہوتی ہیں احرام میں بھی دو ہی ہوتی ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ کے لئے اور دوسری نیچے کے حصہ کے لئے اور سر بھی ننگا ہوتا ہے اور عرفات وغیرہ میں یہی نظارہ ہوتا ہے جب لاکھوں آدمی اس شکل میں جمع ہوتے ہیں تو حشر کا نقشہ انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور کفن لپیٹے ہوئے ابھی قبروں سے نکل کر اس کے سامنے حاضر ہوئے ہیں پھر حج بیت اللہ میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت ہاجرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور اس کے اندر ایک نیا ایمان و عرفان پیدا ہوتا ہے۔ یوں تو اور قوموں نے اپنے بزرگوں کے واقعات تصویری زبان میں کھینچنے کی کوشش کی ہے جیسے ہندو دسہرہ میں اپنے پرانے تاریخی واقعات دوہراتے ہیں مگر مسلمانوں کے سامنے خدا تعالیٰ نے ان کے آباء واجداد کے تاریخی واقعات کو ایسی طرز پر رکھا ہے کہ اس سے پرانے واقعات کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے اور آئندہ پیش آنے والے حادثہ یعنی قیامت کا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ اسی طرح رمی الجمار کی اصل غرض بھی شیطان سے بیزاری کا اظہار کرنا ہے اور ان جمار کے نام بھی جمرۃ الدنیا، جمرۃ الوسطیٰ اور جمرۃ العقبیٰ اس لئے رکھے گئے ہیں کہ انسان اس امر کا اقرار کرے کہ دنیا میں بھی اپنے آپ کو شیطان سے دور رکھے گا اور عالم برزخ اور عالم عقبیٰ میں بھی اسی حالت میں جائے گا کہ شیطان کا کوئی اثر اس کی روح پر نہیں ہو گا اسی طرح ذبیحہ سے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رکھے اور جب بھی اس کی طرف سے آواز آئے وہ فوراً اپنا سر جھکا دے اس کی رہ میں اپنی جان تک دینے سے بھی دریغ نہ کرے پھر سات طواف سات سعی اور سات ہی رمی ہیں۔ اس سات کے عدد میں روحانی مدارج کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے بھی سات ہی درجے ہیں جن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ سورۃ مومنون میں ان درجات کی تفصیل دی گئی ہے۔ اسی طرح حجر اسود کو بوسہ دینا بھی ایک تصویری زبان ہے۔ بوسہ کے ذریعہ انسان اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں اس وجود کو جس کو میں بوسہ دے رہا ہوں اپنے آپ سے جدا رکھنا پسند نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے جسم کا حصہ بن جائے۔ غرض حج ایک عظیم الشان عبادت ہے جو ایک سچے مومن کے لئے ہزاروں برکات اور انوار کا موجب بنتی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۴۵۲-۴۵۰)

نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰاهِمَ مُصَلًّى کی آیت کے تحت مزید فرماتے ہیں:

''مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے پاس ایک خاص جگہ ہے جہاں طواف بیت اللہ کے بعد مسلمانوں کو دو سنتیں پڑھنے کا حکم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ کے بعد اس جگہ شکرانے کے طور پر نماز پڑھی تھی اور اس سنت کو جاری رکھنے کے لئے وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰاهِمَ مُصَلًّى میں جس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ عبادت اور فرمانبرداری کے جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے تم بھی اپنے آپ کو اسی مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کرو۔ لوگ غلطی سے مقام ابراہیم سے مراد صرف جسمانی مقام سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ابراہیمؑ کا اصل مقام وہ مقام اخلاص اور مقام تقویٰ جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا، گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اسی رنگ میں دین

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مرکز احمدیت قادیان میں مجلس انصار اللہ بھارت کے
۳۰ویں سالانہ اجتماع کا نہایت کامیاب انعقاد

☆سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام ☆محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان و دیگر علماء کے خطابات ☆نماز تہجد خصوصی درس، علمی و ورزشی مقابلہ جات ☆۱۸ صوبوں کی ۱۸۸ مجالس کے ۹۰۰ سے زائد حاضرین کی شرکت ☆ الکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں اجتماع کی وسیع پیمانہ پر تشہیر

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۳۰واں سہ روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو قادیان میں منعقد ہوا۔ اس مرتبہ اجتماع کے لئے پنڈال گیسٹ ہاؤسز کے جنوبی جانب احاطہ جامعۃ المبشرین میں بنایا گیا تھا اور جامعۃ المبشرین کی عمارت میں ہی مہمانان کے قیام وطعام کا انتظام تھا۔ اجتماع گاہ وسیع اور مختلف بینرز سے مزین تھا جس میں تمام مہمانوں کے لئے کرسیوں پر نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ اجتماع کے پروگراموں کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر کی زیر نگرانی ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے اجتماع کے جملہ پروگراموں کو مرتب کرکے مجالس کو آگاہ کیا اسی طرح مختلف شعبہ جات کے تحت منتظمین و معاونین کی ڈیوٹیاں لگائیں جس سے اجتماع کے پروگرام میں تکمیل پانے میں سہولت اور بہتری پیدا ہوئی۔

پہلا دن ۱۹/اکتوبر بروز جمعہ: اجتماع کے پروگراموں کا آغاز پونے پانچ بجے صبح نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر نے مسجد مبارک میں اور مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے سرائے طاہر میں خصوصی درس دیا۔ درس کے بعد سب انصار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے جہاں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد انصار نے اپنے اپنے مقامات اور گھروں میں جاکر تلاوت قرآن مجید کی۔

افتتاحی تقریب: بعد نماز جمعہ ٹھیک تین بجے افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ مہمان خصوصی محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان تشریف لائے تو محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ و ممبران مجلس عاملہ اور باہر سے آنے والے ناظمین علاقہ جات نے آپ کا پُر جوش خیر مقدم کیا اور گلپوشی کی۔ موصوف نے سب سے پہلے لوائے انصار اللہ کی پرچم کشائی کی اور دعا کرائی بعدہٗ آپ سٹیج پر تشریف لائے۔ سٹیج پر آپ کے ساتھ محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت، محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان بھی رونق افروز ہوئے۔ محترم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم نے تلاوت اور ترجمہ پیش کیا عہد محترم صدر مجلس نے دوہرایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام مکرم ریحان احمد صاحب ظفر نے خوش الحانی سے سنایا۔ پیغام حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے پڑھ کر سنایا۔ سالانہ رپورٹ مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد قائد عمومی مجلس انصار اللہ نے پیش کی اس کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا آپ نے اجتماع کے انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام پروگراموں کو وقت پر جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی آپ نے مہمانوں کے متعلق فرمایا کہ وہ دور دور سے اپنا پیسہ اور وقت خرچ کرکے محض للہ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے یہاں آئے ہیں اسی طرح مقامی لوگوں کو کچھ حرج کئے بغیر ایسے للّٰہی اجتماع میں شمولیت کی توفیق ملی ہے لہٰذا کماحقہٗ سب کو اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔ مہمان خصوصی نے حضور انور ایدہ اللہ کے وصیت سے متعلق دیئے گئے ٹارگٹ کی طرف خاص توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ قادیان اور بھارت کے احمدی انصار کی اس ضمن میں خاص ذمہ داری ہے ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ نظام وصیت ایک انسان کو متقی اور پاک فطرت بنانے والا نظام ہے آپ نے امراء، غرباء، طلباء کو اس کی اہمیت بتاتے ہوئے انصار کو بحیثیت سربراہ خاندان ہونے کی وجہ سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ مقابلہ حسن قرأت پرانی مجالس ہوا۔ نماز مغرب وعشاء کے وقفہ کے بعد حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ براہِ راست احباب نے مسجد سرائے طاہر اور گھروں میں سنا۔ کھانے کے وقفہ کے بعد مقابلہ نظم خوانی و تقاریر معیار اوّل ہوا۔

دوسرا روز ۲۰/ اکتوبر ۲۰۰۷ء: دوسرے دن بھی باجماعت نماز تہجد سے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب ناصر نے مسجد مبارک میں اور مکرم عبد الوکیل صاحب نیاز نے سرائے طاہر میں خصوصی درس دیا۔ ساڑھے چھ بجے نمائندگان مجالس کی میٹنگ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت ہوئی اور ناشتہ کے لئے وقفہ دیا گیا۔

خصوصی اجلاس: ساڑھے نو بجے پہلا اجلاس زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم کے ظفر اللہ صاحب کی تلاوت اور مکرم عبد النقی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعنوان ’’حسن عبادت‘‘ مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بعنوان ’’تربیت اولاد، مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم نے ’’صد سالہ خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ اور مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے ’’وقف عارضی کی ضرورت و اہمیت پر دلچسپ اور عالمانہ انداز سے روشنی ڈالی ار پر محترم صدر اجلاس نے چاروں بزرگان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا عالمی نظام اور اطاعت کی روح و جذبہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن اور کھلی دلیل ہے۔ آپ نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے افتتاحی اجلاس میں بیان کردہ نظام وصیت میں شمولیت کی طرف انصار کو خاص طور پر توجہ دلائی۔ آخر پر آپ نے حضور انور کے پیغام کے حوالے سے نماز اور تلاوت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد انصار کی نئی مجالس کا مقابلہ اذان اور عہد ہوا۔ اس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور کھانے کا وقفہ ہوا جس میں مہمانان کرام کے علاوہ لوکل انصار نے بھی شرکت کی۔ بعدہٗ کھیلوں اور نمازوں کے لئے وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے پنڈال میں منعقد ہوا جس میں نئی مجالس کے انصار کا مقابلہ حسن قرأت و نظم نیز معیار دوم انصار کی تقاریر کا مقابلہ ہوا۔

تیسرا روز ۲۱/ اکتوبر ۲۰۰۷ء: ساڑھے چار بجے نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد مکرم باسط رسول صاحب نے مسجد مبارک میں اور مکرم زین الدین صاحب حامد نے سرائے طاہر میں درس دیا۔ ساڑھے ۶ بجے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت ایک میٹنگ ہوئی جس میں مختلف صوبہ جات سے آنے والے ناظمین، زعمائے کرام اور نمائندگان کو صدر مجلس نے بعض ضروری ہدایات دیں۔ بعدہٗ ناشتہ کے لئے وقفہ دیا گیا۔

خصوصی نشست: ٹھیک ۹ بجے پنڈال میں ہی ایک خصوصی نشست زیر صدارت محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوئی جس میں مکرم عطاء الرحمٰن صاحب خالد کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم کے نذیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈوکیٹ نے ’’انڈین سول کوڈ‘‘ کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں اس ملک میں پیدا کیا جہاں ہر قسم کی مذہبی آزادی ہے اور یہاں کئی انبیاء آئے ہمارے پاس بہت اچھا لٹریچر ہے تبلیغ کے مواقع بھی ہیں لہٰذا ہمیں زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وطن کی بہترین خدمت کی توفیق دے۔

مجلس مذاکرہ: ساڑھے نو بجے مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین، مکرم مولانا جاوید اقبال صاحب اختر سیکرٹری بہشتی مقبرہ نے ’’نظام وصیت اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان کے تحت اپنے خیالات کا ذکر کیا۔

مجلس شوریٰ: دوپہر ۱۱ بجے تا ۱ بجے ایم ٹی اے ہال جامعۃ المبشرین میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی پہلی نشست میں انتخاب صدر مجلس انصار اللہ بھارت عمل میں آیا اور دوسری نشست میں مجلس کا بجٹ پیش ہوا۔ اور جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوانے کا مشورہ ہوا۔ مجلس شوریٰ کے بعد نماز ظہر عصر ادا کی گئیں اور کھانے و کھیلوں کے لئے وقفہ ہوا۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات: چھ بجکر ۴۵ منٹ پر اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ سٹیج پر مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہٰ دین صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان و مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت و ہر دو نائب صدر صاحبان بھی رونق افروز ہوئے تلاوت قرآن مجید و ترجمہ مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے پیش کیا۔ عہد صدر مجلس نے دہرایا اور نظم مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس صف دوم نے حضور انور ایدہ اللہ کا اجتماع کے موقعہ پر مرسلہ پیغام ایک بار پھر سنایا اور اجتماع کے کامیاب اختتام پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے تمام تعاون کرنیوالے افراد و معاونین، مہمانان کرام و منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے ان احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے یہ عمارتیں اور گیسٹ ہاؤسز بنانے میں مالی تعاون کیا جہاں پر ہم بڑی سہولت سے اجتماع منعقد کررہے ہیں اور رہائش کی سہولتیں ملی ہیں۔ شکریہ احباب کے بعد لیکچر سیالکوٹ تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور لائحہ عمل و دستور اساسی کے ہندی ترجمہ کی رسم اجراء محترم افظ صالحہ محمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم کے نذیر احمد صاحب نے کلام محمود سے منظوم کلام پیش کیا۔

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ اجتماع کی گھڑیاں دیکھتے دیکھتے گذر

گئیں اس اجتماع کے لئے دور دراز علاقوں سے انصار تشریف لائے اور یہ سفر کی صعوبتیں اور مالی اخراجات محض للہ برداشت کئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی سب کو جزا دے۔ آپ نے احباب کو تقوٰی اختیار کرنے اور نظام وصیت میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور نصف صدی سے زائد عرصہ تک بڑی شفقت و محبت سے ہماری تربیت کرتے رہے آپ نے خلافت خامسہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس سے استعانت کو طلب کرنے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ صدر اجلاس کے خطاب کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے جس میں نئی و پرانی مجالس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کے علاوہ خصوصی کارکردگی کرنے والی مجالس اور افراد و نمائندگان پریس کو انعامات دیئے گئے۔ جبکہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والوں کو موقعہ پر ہی انعامات دیئے گئے تھے۔

اس موقع پر ۱۳ خوش نصیب انصار کو جنہوں نے دوران سال قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کیا تھا مکرم حافظ صالح محمد صاحب الٰہ دین نے انعامات دیئے اسی طرح محترم صدر مجلس نے مہمان خصوصی کو بھی تحائف پیش کئے۔ آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کرائی۔ دونوں روز محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت نمائندگان کی میٹنگ ہوئی جس میں مختلف صوبوں کے زعماء و مبلغین و معلمین و نمائندگان شامل ہوئے اور صدر صاحب نے مجلس کے کاموں میں بہتری پیدا کرنے کے لئے ہدایات دیں۔ اور نئے آنے والے مہمانوں کو مقامات مقدسہ کی اہمیت بتاتے ہوئے اسکی زیارت بھی کروائی۔ تینوں روز مختلف ورزشی مقابلہ جات و دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔ جن میں انصار نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ جملہ شعبہ جات کے منتظمین و معاونین نے دن رات خوش اسلوبی سے ڈیوٹیاں سر انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۸ صوبوں کی ۱۸۸ مجالس کے ۹۰۰ سے زائد انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔ اجتماع کے افتتاح و اختتام کی خبریں ملکی اخبارات و الیکٹرانک میڈیا نے نمایاں رنگ میں شائع کیں۔

(قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور۔ منتظمین رپورٹنگ)

بقیہ مضمون ''حج ایک عاشقانہ عبادت'' از صفحہ 9

کے لئے قربانیاں بجالاؤ جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں کیں۔ پس یہاں مقام ابراہیمؑ سے مراد کوئی جسمانی مقام نہیں بلکہ روحانی مقام مراد ہے۔

ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم نے میرے مقام کو نہیں پہچانا اب اگر کوئی شخص یہ الفاظ کہے تو دوسرا شخص یہ نہیں کرتا کہ اسے دھکا دے کر پرے پھینک دے اور کہے کہ جس مقام پر تم کھڑے تھے وہ تو میں نے دیکھ لیا ہے۔ ہمیشہ ایسے الفاظ سے درجہ کی بلندی مراد ہوتی ہے۔ پس وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی کے یہی معنی ہیں کہ ابراہیمؑ نے جس اخلاص، جس محبت اور جس تقوٰی اور جس انابت الی اللہ سے نیکیوں میں حصہ لیا تم بھی اسی مقام پر کھڑے ہو کر ان نیکیوں میں حصہ لو تا کہ تمہیں بھی ابراہیمی مقام حاصل ہو۔ اگر مقام ابراہیم کو مصلّی بنانے کے یہی معنے ہوں کہ ہر شخص ان کے مصلّی پر جا کر کھڑا ہو تو یہ تو قطعی طور پر ناممکن ہے اوّل تو یہ جھگڑا رہتا کہ ابراہیمؑ نے یہاں نماز پڑھی تھی کہ وہاں اگر بالفرض یہ یقینی طور پر پتہ لگ بھی جاتا کہ انہوں نے کہاں نماز پڑھی تھی تو بھی ساری دنیا کے مسلمان وہاں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل سورۃ بقرہ صفحہ ۱۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج کو ایک عاشقانہ عبادت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:

''ایسے ہی ایک عبادت حج کی ہے مگر حج ایسا نہیں چاہئے کہ حرام و حلال کا جو روپیہ جمع ہوا ہو اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آوے۔ اور اس جگہ کے کہلانے والے جو کچھ منہ سے کہلائے جاویں وہ کہہ کر واپس آجاوے اور ناز کرے کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا جو مطلب حج سے ہے وہ اس طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محب جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا بالکل نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی۔ وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔'' (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰-۲۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا حج نصیب کرے جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ آمین

☆☆☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافِ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

طُلباء کے لئے مفید معلومات.........

کلینیکل ریسرچ اور نیٹ کے مختلف کورسیس کی معلومات

کلینیکل ریسرچ: شعبہ لائف سائنس میں سب سے زیادہ پھلنے پھولنے والا اسیکٹر کلینکل ریسرچ ہے۔ آپ کو بہت زیادہ تیز بخار ہے، بہت زیادہ زکام ہو یا پھر بہت تیز سر درد، آپ میڈیکل اسٹور سے ایک دوا کا انتخاب کرتے ہیں اور بہت جلد سکون اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ کیا کبھی آپ نے سوچا ہے اتنی تیزی سے اثر کرنے والی دوا جس نے آپ کے ہر طرح کے درد کو کم کر دیا، وہ کتنی صحیح ہے؟ کلینیکل ریسرچ وہ شہر ہے جہاں ان تمام دواؤں کے متعلق ضروری معلومات جمع کی جاتی ہے کہ کسی طرح یہ دوائیں ان امراض کے علاج کے لئے کتنی درست ہیں، کس طرح یہ دوائیں مختلف درد اور بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ کلینکل ریسرچ دوا بنانے کے عمل میں نہایت ہی نازک اور حساس مرحلہ ہوتا ہے۔ نئی دریافت شدہ یا بنائی گئی دوائیں اولاً جانوروں پر استعمال کی جاتی ہیں۔ اگر یہ دوائیں حیوانات کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں تو اس کے بعد ان دواؤں کا استعمال چار مراحل میں کیا جاتا ہے۔

پہلا مرحلہ: ابتدائی مرحلے میں بنائی گئی نئی دواؤں کا انسانی جسم پر ہونے والے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ: اگر یہ دوا انسانوں کے لئے قابل استعمال ہے تو دوسرے مرحلے میں اس دوا کی اثر انگیزی، کارگری یا تاثیر کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ: یہ دوا سیکڑوں مریضوں سے ہزاروں مریضوں پر ٹیسٹ کی جاتی ہیں اس مرحلہ کی معیاد تقریباً ۲ سے ۵ سال تک ہوتی ہے۔

آخری مرحلہ: آخری مرحلہ میں ان دواؤں کا موازنہ کیا جاتا ہے جو پہلے سے بازار میں بیماری کے علاج کے لئے موجود ہیں نئی بنائی گئی دوا سے۔

اس شعبے میں کون قدم رکھ سکتا ھے: زولوجی، بائیولجی، مائکرو بایولوجی، باٹونی، فارمیسی، بایوٹیکنالوجی، جینٹکس، بایوکیمسٹری ان مضامین میں سے کسی بھی مضمون سے گریجویشن کے بعد اس شعبہ میں داخل ہو سکتے ہیں کلینکل ریسرچ ایک بہت تیز، متحرک اثر آفریں شعبہ ہے۔ تعلیمی لیاقت اور سائنس کی بنیادی تعلیم سے واقفیت، عمدہ شخصیت، انگریزی میں مہارت، کمپیوٹر کی معلومات ضروری ہے۔

کورسیس: (۱) پی جی ڈپلومہ اِن کلینکل ریسرچ اینڈ کوالٹی انشورنس اینڈ اوڈٹ
(۲) پی جی ڈپلومہ اِن کلینکل ڈیٹا مینجمنٹ (۳) پی جی ڈپلومہ اِن کلینکل ریسرچ اینڈ بزنس ڈیولپمنٹ
(۴) ڈپلومہ ان کلینکل سوفٹ ویئر اپلی کیشن (۵) ایم ایس سی اِن کلینکل ریسرچ
ان اداروں میں کورس کے لئے فیس بہت زیادہ ادا کرنی ہوتی ہے۔

تعلیمی ادارے: انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنکل ریسرچ (انڈیا) آئی سی آر آئی نئی دہلی:۱۱۰۰۱۹، دہلی
☆ آئی سی آر آئی (ممبئی): سی۔۹، سینٹرل روڈ نمبر ایم آئی ڈی سی، انڈسٹریل ایریا، اندھیری
فون نمبر: ۲۸۲۲۲۰۳۴/۲۸۲۳۰۳۶۰ ☆ کلینکل ریسرچ ڈیویژن (ایس ایم او) آئی کے ایل پرائیویٹ لمیٹڈ-۱۲۷، چنتامنی پلازہ، اندھیری کرلا روڈ، ممبئی ۹۹، فون نمبر: ۵۵۰۲۱۳۲۹/۵۵۰۲۱۳۲۸

نیٹ امتحان

یونیورسٹی گرانٹ کمیشن یو جی سی جونیئر ریسرچ فیلو شپ (جے آر ایف) اور لیکچرر شپ (جے انڈین یونیورسٹی) کے لئے national eligibility test منعقد کرتی ہے۔ جس کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت پوسٹ گریجویشن (۵۵ فیصد) ہے، جبکہ ایس ٹی /ایس سی یا معذور امیدوار کے لئے ۵۰ فیصد ضروری ہے، جو امیدوار پوسٹ گریجویشن کے فائنل میں شرکت کر رہے ہیں یا نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں وہ بھی امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ جے آر ایف کے امیدواروں کو امتحان میں کامیابی کے بعد یو جی سی کے زیر نگرانی مختلف اسکیموں کے تحت فیلو شپ ملتی ہے اور وہ کسی بھی انڈین یونیورسٹی میں لیکچرر شپ کے قابل ہوں گے جب کہ لیکچرر شپ کے امیدواروں کو نیٹ میں کامیابی کے بعد انڈین یونیورسٹی میں لیکچرر شپ کی قابلیت اصل ہوگی جے آر ایف کے لئے عمر ۲۸/ سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ جب کہ لیکچرر شپ کے لئے امیدوار کی عمر کی کوئی قید نہیں۔

☆......نیٹ امتحان میں تین پرچے ہوتے ہیں: پرچہ اوّل: امیدوار میں پڑھانے /ریسرچ قابلیت کی جانچ کے لئے ۱۰۰/ مارکس، سوا گھنٹے۔

پرچہ دوم: منتخب مضمون پر چھوٹے آبجیکٹیو سوالات کی جانچ کیلئے، ۱۰۰ مارکس، سوا گھنٹہ
پرچہ سوم: منتخب مضمون پر بڑے بجیکٹیو سوالات پر مشتمل جانچ کے لئے ۲۰۰ مارکس، ڈھائی گھنٹے۔

ویب سائٹ: www.ugc.ac.in (بحوالہ انقلاب ممبئی ۲۵/ اکتوبر ۲۰۰۷ء)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان

مجاہدین تحریک جدید بھارت کو دعوت فکر و عمل

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو نومبر ۲۰۰۷ء کو ارشاد فرمودہ اپنے روح پرور خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے ۷۴ویں سال کا اعلان فرمادیا ہے۔ حضور انور کے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہفت روزہ بدر کے اسی شمارہ میں قارئین کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے علیحدہ پیش کیا جارہا ہے۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور پر نور کی دعاؤں اور جملہ عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام اور مجاہدین تحریک جدید کے بھرپور خصوصی تعاون کی بدولت امسال بھی جماعت ہائے احمدیہ بھارت نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر سال گزشتہ کی نسبت -/17,98,674 روپے کے غیر معمولی اضافے کے ساتھ -/55,21,251 روپے کی انتہائی نمایاں اور گرانقدر مالی قربانی پیش کی ہے۔ جو یقیناً مخلصین جماعت کے جذبہ فدائیت اور ایثار میں غایت درجہ فراوانی کی مظہر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اس کے باوجود اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے مابین نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی مومنانہ مقابلہ آرائی میں ہم اس سال ایک بہت بڑی چھلانگ لگا کر بھی اپنی سابقہ پوزیشن کو بہتر بنانے کی سمت کوئی خاص پیش رفت نہیں کر سکے۔ بلفظ دیگر ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مد مقابل جماعتوں نے اپنی غایت درجہ مستعدی اور تیز رفتاری کے باعث ہمیں امسال بھی آگے بڑھنے کا موقع نہیں دیا۔ اس جہت سے یہ نتیجہ ہم سب کے لئے قابل رشک ہونے کے ساتھ ساتھ لمحہ فکریہ کی بھی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا مداوا اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم تحریک جدید کے سال نو کے آغاز میں ہی اپنی کمر ہمت کس لیں۔ اور ارشاد ربانی وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (الضحیٰ:۵) یعنی مومن کی ہر پیچھے آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہوتی ہے کو پیش نظر رکھ کر ایک نئے عزم، نئے ولولے اور نئے جوش و جذبہ کے ساتھ یکم نومبر سے شروع ہونے والی نئی دوڑ میں کود پڑنے کیلئے ابھی سے تیار ہو جائیں۔ واضح رہے کہ ہمارے پیارے آقا نے بطور خاص مجاہدین تحریک جدید کیلئے سابقہ تمام معیاروں سے بھی بالا ہر فرد جماعت کو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں تا حد استطاعت مالی قربانی پیش کرنے کا ٹارگیٹ عطا فرمایا ہے۔ اور ہر فرد اپنی توفیق و استطاعت کو بخوبی جانتا ہے۔ پس آئیے ہم سب اس ارشاد پر کماحقہ عمل پیرا ہو کر پیارے آقا کی ان دُعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ تمام قربانیاں دینے والوں کو بہترین جزا عطا فرمائے ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔" (خطبہ جمعہ ۹ نومبر ۲۰۰۷ء)

(قطعات بر موقعہ جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۷ء)

نہ بارش نہ طوفاں بنے روک کوئی
رہا جاری جلسہ مسلسل ہمارا
پانی میں، گارے میں چلتے رہے ہم
نہ جلسے سے ٹوٹا تسلسل ہمارا

☆☆☆

یہ پروانے طوفان سے کب ڈرنے والے
یہ دیوانے طوفاں میں ہیں چلنے والے
خلافت کے عاشق یہ دیں کے فدائی
یہ ہر حال میں جاں فدا کرنے والے

(خواجہ عبدالمومن اوسلو، ناروے)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء کے موقعہ پر اردو تقاریر کے لئے انگریزی مترجمین کی ضرورت ہے۔ ایسے انگریزی دان احباب جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور اردو تقاریر سن کر انگریزی میں اُن کا رواں ترجمہ کرنے کی صلاحیت و مہارت انہیں حاصل ہو۔ نیز یہ کہ وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کا پروگرام بھی رکھتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ صدر جماعت اور صوبائی / زونل امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں دفتر اصلاح و ارشاد میں جلد سے جلد بھجوادیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے بعد چند اشعار

بعد آپریشن کے جب مسجد میں آئے شہریار
دیکھ کر دل خوش ہوا اور آگیا دل کو قرار
خطبہ جمعہ دے رہے تھے صحت مند ہونے کے بعد
اور وہ بتلا رہے تھے اپنے پیاروں کا پیار
وہ جماعت کی محبت کے لئے ممنون تھے
دے رہے تھے وہ جماعت کو دعائیں بے شمار
ہے جماعت اور خلافت ایک جاں اور اک وجود
یہ نمونے دیکھتے رہتے ہیں ہم سب بار بار
دائمی ہوگی خلافت پھر ہمارے درمیاں
جب تلک ہوتے رہیں گے ہم خلافت پر نثار
قائم رکھیں گے اگر دل میں خلافت کا پیار
پھر خدا کے فضل کو دیکھیں گے ہم لیل و نہار
ہے دعا مومن کی وابستہ خلافت سے رہیں
ہم خلیفہ کی دعاؤں کے سدا پائیں ثمار

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی واقعہ صلیب کے 550 دن بعد اپنے بھائی سے ملاقات

(سید مبارک علی۔ ربوہ)

عیسائیوں کا عام عقیدہ یہ ہے کہ واقعہ صلیب کے تیسرے دن حضرت مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے اور کسی وقت دوبارہ آسمان سے اتریں گے۔ مگر یہ عقیدہ نہ عقل کے معیار پر پورا اترتا ہے نہ ہی پرانی تحریرات پوری طرح اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ خود موجودہ نیا عہد نامہ بھی پوری طرح اس عقیدہ کی تصدیق نہیں کرتا۔ مگر نئے عہد نامہ کے علاوہ بہت سی قدیم کتابیں اور خطوط اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد لمبا عرصہ زندہ رہے اور یروشلم سے باہر تشریف لے گئے اور اس زمانہ میں اپنے حواریوں اور عزیزوں سے ملتے رہے۔ ان تحریرات میں ایک تحریر حضرت مسیح علیہ السلام کے بھائی یعقوب کی ہے جس کا نام "The Apocryphon of James" ہے اور قبطی زبان میں ہے جو مصر کی زبان تھی۔ اس تحریر میں حضرت مسیح کے کسی بلند مقام سے نیچے آ کر یعقوب اور پطرس سے ملنے اور دوسرے حواریوں سے الگ خفیہ طور پر ان کو ہدایات دینے کا ذکر ہے۔ یعقوب کا بیان ہے کہ حضرت مسیح جی اٹھنے کے 550 دن بعد ہمیں ملے اور ہم نے ان کو کہا: Have you departed and removed yourself from us?

کیا آپ دُور چلے گئے ہیں اور ہم سے اپنے آپ کو پرے کر لیا ہے؟

اس پر حضرت مسیح نے جواب دیا: No, but I shall go to the place from where I came, if you wish to come with me come;

نہیں، مَیں تو وہاں واپس جاؤں گا جہاں سے آیا ہوں۔ اگر تم میرے ساتھ آنا چاہتے ہو تو آ جاؤ۔ گفتگو کے دوران میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بھائی سے یہ بھی کہا کہ مجھے واپس جانے کا اشتیاق ہے مگر تم مجھے کیوں روک رہے ہو۔ تم نے مجھے 18 دن سے اپنے پاس میری تمثیلیں سننے کے لئے روک رکھا ہے ...... مَیں اب زیادہ عرصہ تمہارے پاس ٹھہرنا نہیں چاہتا...... مَیں اب وہاں چڑھ کر جاؤں گا جہاں سے آیا تھا"۔

اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام واپس چلے گئے اور یعقوب، ان کے بھائی کہتے ہیں کہ مَیں یروشلم چلا آیا۔

ان تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ کے بعد لمبا عرصہ زندہ رہے اور کسی بلند مقام پر تشریف لے گئے مگر وقتاً فوقتاً اپنے حواریوں اور رشتہ داروں سے انہوں نے رابطہ رکھا۔ ☆☆☆

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۸ ستمبر ۲۰۰۷)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16633 :: میں اے عبدالسلام ولد بشیر الدین قوم مسلم پیشہ سیلز ایگزیکٹو تاریخ پیدائش 73-2-13 پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.3.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اُس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 6500 ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ خلیل احمد العبد اے عبدالسلام گواہ عبدالمومن ایس وی

وصیت 16634 :: میں طیبہ وصی زوجہ وصی احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-7-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 222.9 گرام قیمت 10700 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 100 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شمس داؤد کھوکر الامۃ طیبہ وصی گواہ مرزا وسیم احمد بیگ

وصیت 16635 :: میں وصی احمد ولد سراج احمد قوم احمدی پیشہ الیکٹریشن تاریخ پیدائش 64-12-25 پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-7-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میرا ایک ذاتی فلیٹ ملکیت میں ہے جس کی مالیت 900000 روپئے ہے۔ جس کا پتہ فلیٹ نمبر ۲۰۴ اردو گلی Abids Aria حیدرآباد انڈیا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4300 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمس داؤد کھوکر العبد وصی احمد گواہ مرزا وسیم احمد بیگ

وصیت 16636 :: میں شفیق احمد ولد مولانا محمد ابوالوفاء صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1956ء پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-9-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے ۔ بنک بیلنس انڈین 100000 روپئے ۔ایک عدد گھر ملکیت ہے جس میں دو حصہ دار ہیں۔ خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ جس کی مالیت 1000000 روپئے ہے۔ جس کا آدھا یعنی پانچ لاکھ روپئے میری ملکیت ہے چونکہ اہلیہ نے بھی وصیت کی ہے اور آدھا حصہ اُس میں درج ہے گھر کا پتہ گرین پارک ہاؤسنگ کالونی بے پور کالیکٹ کیرالہ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4970 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلسؐ کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شمس داؤد کھوکھر العبد شفیق احمد گواہ احمد علی سی

وصیت 16637 :: میں سی احمد علی ولد سی پی علی کئی قوم چریاندی لکت پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-5-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ اس وقت میرا ذاتی ایک مکان ہے جس کی مالیت اس وقت تقریباً 1500000 روپئے ہے۔ اس کا پتہ درج ہے درالحمد بیت الفضل چائنہ کلے روڈ پینگاڈی ضلع کنور کیرالہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شمس داؤد کھوکھر العبد احمد علی سی گواہ شمس الدین کے سی

وصیت 16637 :: میں مرزا وسیم احمد بیگ ولد مرزا اشریف احمد بیگ قوم احمدی پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 66-1-20 پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-7-22 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے ۔ اس وقت میرا بنک بیلنس 10000 درہم ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5000 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمس داؤد کھوکھر العبد مرزا وسیم احمد بیگ گواہ طارق احمد

وصیت 16639 :: میں سی جی کمال الدین ولد سی پی کنجی کویا مرحوم قوم احمدی پیشہ ڈاکٹری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ نارتھ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-6-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد: ایک عدد موٹر سائیکل ہیرو ہانڈا۔ اسپلنڈر 1998 ماڈل جس کی موجودہ قیمت 20000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید العبد سی جی کمال الدین گواہ کے کے علی اکبر

وصیت 16640 :: میں کے کے علی اکبر ولد موید قوم احمدی پیشہ درزی عمر 22 سال تاریخ بیعت جنوری 2005ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-6-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری (درزی) ماہانہ 2500 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید العبد کے کے علی اکبر گواہ سی جی کمال الدین

وصیت 16641 :: میں پی کے نوشاد ولد پی کے عبدالرزاق قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 23 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ گلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-6-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید العبد پی کے نوشاد گواہ کے عبدالرزاق

وصیت 16642 :: میں کے پی عبدالشکور ولد کے پی محمد قاسم قوم احمدی پیشہ ڈرائیور عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ نارتھ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-6-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ سوا16 سینٹ زمین بمقام ماتوتم جس میں ایک گھر اور چار فلیٹ ہیں جن کی موجودہ قیمت اندازاً اس وقت پندرہ لاکھ روپئے ہوگی۔ منقولہ جائیداد: ایک عدد موٹر سائیکل 2000 ماڈل ہیرو ہانڈا جس کی موجودہ قیمت اندازاً 10000 روپئے ہوگی۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید العبد کے پی عبد الشکور گواہ ایم کے محمد اشرف

وصیت 16643:: میں سی بشریٰ بیگم زوجہ سی جی کمال الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ نارتھ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25-6-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد زیورات طلائی چوڑیاں 3 عدد 38 گرام ہار دو عدد 26 گرام، انگوٹھی ایک عدد 4 گرام، بالیاں ایک جوڑی 12 گرام۔ کل 80 گرام جس کی موجودہ قیمت اس وقت اندازاً 70000 روپے ہوگی۔ حق مہر 10000 روپے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی جی کمال الدین الامۃ سی بشریٰ بیگم گواہ سی حمزہ کویا

وصیت 16644:: میں ایس وی محمد ساجد ولد اے پی عبد المجید قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ اراکینز ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15-7-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمدی سعید العبد ایس وی محمد ساجد گواہ ایم پی عبد اللطیف

وصیت 16645:: میں فوزیہ ایس زوجہ انور صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11-7-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 120 گرام زیور طلائی تھا جس کو فروخت کر کے اور مزید رقم ملا کر بنگلور میں ایک فلیٹ خریدا ہے جو خاوند کے ساتھ مشترکہ ہے اس فلیٹ کی موجودہ اندازاً قیمت تیس لاکھ روپے ہے۔ 2 مزید زیور طلائی 120 گرام ہے۔ جس میں سے 24 گرام 22 کیرٹ کا ہے جو ایک چوڑی ہے اور باقی 96 گرام زیور طلائی 21 کیرٹ کا ہے جس میں دو ہار ایک سیٹ پازیب 6 انگوٹھیاں پانچ سیٹ کانٹے شامل ہیں۔ اندازاً قیمت 24 گرام 22 کیرٹ 21120 روپے۔ 96 گرام 21 کیرٹ قیمت 57600 روپے۔ فلیٹ کا رقبہ 1225 سکوائر فٹ ہے۔ یہ فلیٹ میرا ہے اور نصف میرے خاوند مکرم انور صاحب کا ہے۔ نقد رقم 110000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جولائی ۲۰۰۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ انور الامۃ فوزیہ ایس گواہ اے شمس الدین

وصیت 16646:: میں برکت اللہ احمدی ولد محمد صبغۃ اللہ احمدی مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ رچمنڈ ٹاؤن میوزیم روڈ ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم اپریل 2006ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ آبائی جائیداد کے طور پر: رہائشی مکان فلیٹ نمبر ۳۔ فلیٹ نمبر 9۔ فلیٹ نمبر 15۔ دارالسلام نمبر 26 الفریڈ اسٹریٹ رچمنڈ ٹاؤن بنگلور 560025۔ قیمت اندازاً 4000000 روپے۔ ایک فلیٹ نمبر 9 رہن پر 350000 روپے۔ ایک فلیٹ نمبر 15 کرایہ پر ہے ماہانہ آمد 7000 روپے۔ ربر مشین جو کرایہ پر دی ہے۔ آمد ماہانہ 7000 روپے اور اس کی قیمت اندازاً 100000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد، ملازمت ماہانہ 14000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ ظفر احمدی العبد محمد برکت اللہ احمدی گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16647:: میں ذکیہ فرحت زوجہ محمد برکت اللہ احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن رچمنڈ ٹاؤن ڈاکخانہ رچمنڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1-4-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پندرہ ہزار روپے وصول شد۔ طلائی زیور نکلس ۲ عدد ۲۲ کیرٹ وزن 56.440 گرام۔ انگوٹھیاں 3 عدد 22 کیرٹ 2.680 گرام، بالیاں ایک جوڑی 6 گرام، لاکٹ ایک عدد 10 گرام۔ کل وزن 79.670 گرام قیمت اندازاً 63736 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد برکت اللہ احمد الامۃ ذکیہ فرحت گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16648:: میں طارق احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ ولد محمود احمد گلبرگی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17-7-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3731 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اگست ۲۰۰۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد کلیم خان العبد طارق احمد گلبرگی گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16649:: میں مبارکہ نسرین زوجہ طارق احمد گلبرگی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17-7-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذریعہ خاوند 12116 روپے۔ زیور طلائی 11 تولے 22 کیرٹ ہے اندازاً قیمت 88000 روپے ہے۔ ان زیورات میں ایک کنگن ایک ہار دو چوڑیاں ایک لچھا ایک چین اور آٹھ انگوٹھیاں شامل ہیں۔ زیور نقرئی دو پازیب اور ایک ہار 10 تولہ 1000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اگست 06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ طارق احمد الامۃ مبارکہ نسرین گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16650:: میں نور الحق ہوڈری ولد مولوی نذیر احمد ہوڈری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18-7-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان آبائی مشترکہ سات بھائی اور چار بہنیں۔ رقبہ 3207 مربع فٹ مسلم پورہ یادگیر قیمت اندازاً 430000 نمبر 1/1/60۔ ایک دکان گاندھی چوک یادگیر رقبہ 12x22 فٹ مشترکہ 7 بھائی ہیں۔ قیمت اندازاً 700000 روپے نمبر 3/6/183۔ کاروبار میں بھی تمام بھائی حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سلیم العبد نور الحق ہوڈری گواہ ظہور احمد خان

امریکہ عراق میں وفاداری خریدنے کی کوشش میں

امریکی افواج عراق میں القاعدہ کو شکست دینے میں مدد حاصل کرنے کے لئے سنی باغیوں کو ہزاروں ڈالر ادا کر رہی ہے۔

برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز کے مطابق بغداد کے جنوب میں واقع ایک قصبے کے شیخ کو 38 ہزار ڈالر دیئے گئے اور مزید 1 لاکھ 89 ہزار دینے کا وعدہ کیا گیا۔ یہ ادائیگی تین ماہ کے دوران کی گئی۔ اخبار کے مطابق یہ حربہ بغداد کے اطراف جنگ زدہ صوبوں میں امن و امان کی امریکی فوجی کوششوں میں بڑھاوے کا سبب بنا ہے۔

انٹرنیٹ جرائم ایک بڑا کاروبار بن گئے

انٹرنیٹ سکیورٹی فرم سائمنٹیک کے مطابق انٹرنیٹ سے منسلک جرائم روپے بنانے کا ایک بڑا ذریعہ بن چکے ہیں۔ اپنی رپورٹ میں سائمنٹیک نے ایسی چیزیں فروخت کرنے والی سائٹس کا حوالہ دیا ہے جہاں بینک اکاؤنٹس کی تفصیل اور کریڈٹ کارڈ تک فروخت کئے جاتے ہیں۔ ویب سائٹس پر حملے کرنے والا وہ سافٹ ویئر بھی فروخت ہوتا ہے جسے جرائم پیشہ افراد اپنے کاروبار کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ جرائم پیشہ افراد مائی سپیس اور فیس بک جیسی قابل اعتبار سائٹس کو دوسروں کے کمپیوٹروں پر حملے کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ بی بی سی کے ٹیکنالوجی کے نامہ نگار نے کہا کہ ابھی تک ہیکر صرف شرارتاً کمپیوٹر پر وائرس کے حملے کرتے تھے لیکن اب انہوں نے پیسے بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اب اس طرح کے حملے اربوں ڈالر کی صنعت بن چکے ہیں۔ اس میں ان آن لائن ڈسکشن بورڈز کا ذکر کیا گیا ہے جن میں ممبران ایسی معلومات خریدتے اور بیچتے ہیں جس سے دوسرے کی آئڈینٹیٹی تھیفٹ یا شناخت کی چوری ممکن ہو سکتی ہے۔

ملک میں ہونے والے چند بڑے بم دھماکے

25 اگست 2007 : حیدر آباد کے تفریحی پارک اور ایک چاٹ کی دوکان کے پاس دو دھماکے ہوئے جس میں 40 سے زائد افراد ہلاک اور 50 سے زائد زخمی ہوئے۔

18 مئی 2007 : حیدر آباد کی مکہ مسجد میں بم دھماکہ ہوا جس میں 11 افراد ہلاک اور 53 زخمی ہوئے۔

8 ستمبر 2006 : مالے گاؤں کے قبرستان میں دو بم دھماکے ہوئے جس میں 31 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوئے۔

11 جولائی 2006 : ممبئی کی لوکل ٹرینوں میں یکے بعد دیگرے 7 بم دھماکے ہوئے جن میں 200 افراد ہلاک اور 700 زخمی ہوئے۔

مارچ 2006 : وارانسی کے مندر اور اسٹیشن پر 2 بم دھماکے ہوئے جس میں 20 افراد ہلاک ہوئے۔

اکتوبر 2005 : دہلی میں تہوار کے موقع پر تین بم دھماکے ہوئے جن میں 62 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوئے۔

اگست 2003 : ممبئی میں 2 ٹیکسیوں میں ہونے والے بم دھماکے میں 52 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوئے۔

سعودی عرب نے فتووں کے لئے سرکاری ویب سائٹ کا اجراء کیا

سعودی عرب کی حکومت نے فتووں کے لئے سرکاری ویب سائٹ کا اجراء کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مملکت کے اقدام کا مقصد علماء کے جاری فتووں کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ ویب سائٹ دیکھنے والے افراد سائٹ پر مختلف سوالات بھی کر سکتے ہیں جن کے جواب جید علماء کی کمیٹی دے گی۔ سائٹ کا ایک حصہ کمیٹی کے سابق سربراہ شیخ عبدالعزیز بن باز کے لئے مختص ہے جن کا انتقال 1999 میں ہو گیا تھا۔ شیخ عبدالعزیز بن باز خواتین کو ڈرائیونگ نہ کرنے سمیت متعدد متنازعہ فتوئی دینے کے حوالے سے جانے جاتے ہیں۔

لیپ ٹاپ کو گود میں رکھ کر استعمال کرنا مضر صحت

ماہرین نے لیپ ٹاپ استعمال کرنے والے طلبہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس کے استعمال میں احتیاط برتیں کیونکہ اس کے فرش، بیڈ یا گود میں رکھ کر استعمال کرنے سے درد اور کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ یونیورسٹی کالج فاروی اکنامکس سوسائٹی کی تحقیق میں سامنے آیا کہ لیپ ٹاپ استعمال کرنے والے 57 فیصد طلبہ کو درد اور کھنچاؤ کے عوارض پیدا ہو گئے۔ 7 فیصد طلبہ کو بہت زیادہ درد ہونے لگا۔ لیپ ٹاپ کے استعمال سے سب سے عام 21 فیصد گردن میں درد اور کھنچاؤ، 21 فیصد کندھے کا درد، 16 فیصد کلائی کا درد، 15 فیصد کمر کا درد اور 11 فیصد نے آنکھوں میں سوزش اور تکالیف کی شکایت کی ہے۔ تاہم سوسائٹی نے کہا کہ لیپ ٹاپ استعمال کرنے والے طلبہ اس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ وہ اپنی صحت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اوسطاً ایک طالب علم ساڑھے 5 گھنٹے روزانہ لیپ ٹاپ استعمال کرتا ہے زیادہ تر لیپ ٹاپ بستر، فرش یا گود میں رکھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو لوگ فرش یا اپنی گود میں رکھ کر لیپ ٹاپ استعمال کرتے ہیں اس کے نتائج سنگین ترین ہوتے ہیں۔

سعودی عرب میں سب سے زیادہ تارکین وطن ہندوستانی ہیں

2005ء کے مطابق سعودی عرب کی آبادی 26.4 ملین ہے، جس میں 5.6 ملین غیر ملکی آبادی بھی شامل ہے۔ 1960ء کی دہائی تک مملکت کی آبادی کی اکثریت خانہ بدوش یا نیم خانہ بدوش تھی لیکن معیشت اور شہروں میں تیزی سے ترقی کی بدولت اب ملک کی 95 فیصد آبادی مستحکم ہے۔ شرح پیدائش 29.56 فی ایک ہزار افراد ہے جبکہ شرح اموات صرف 2.62 فی ایک ہزار افراد ہے۔ چند شہروں اور نخلستانوں میں آبادی کی کثافت ایک ہزار افراد فی مربع کلومیٹر سے بھی زیادہ ہے۔ تقریباً 80 فیصد سعودی باشندے نسلی طور پر عرب ہیں۔ مزید برآں چند جنوبی اور مشرق افریقی نسل سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔

سعودی عرب میں دنیا بھر کے 70 لاکھ تارکین وطن مقیم ہیں جن میں ہندوستان کے تارکین وطن کی تعداد سب سے زیادہ یعنی 14 لاکھ کے قریب ہے جب کہ ملازمت کی غرض سے مملکت سعودی عرب میں موجود پاکستانیوں کی تعداد 9 لاکھ کے آس پاس بتائی جا رہی ہے۔ اسی طرح فلپائن کے 8 لاکھ اور مصر کے 7 لاکھ 50 ہزار باشندے وہاں سلسلہ روزگار سے منسلک ہیں۔ قریبی ممالک کے عرب باشندوں کی بڑی تعداد مملکت میں برسر روزگار ہے۔ سعودی عرب میں مغربی ممالک سے تعلق رکھنے والے بھی ایک لاکھ لوگ قیام پذیر ہیں۔

امراض قلب اور اسٹروک سے بچنے کے لئے بغیر دودھ والی چائے مفید

چائے پینے سے دل کی بیماری اور اسٹروک کا خطرہ کم ہو سکتا ہے لیکن صرف اس چائے سے جس میں دودھ شامل نہ کیا گیا ہو۔ برلن یونیورسٹی کے شرائٹ اسپتال میں کی گئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ چائے سے خون کا بہاؤ بہتر ہوتا ہے اور شریانیں زیادہ لچکدار ہوتی ہیں تاہم اگر اس چائے میں دودھ ملا دیا جائے تو پھر اس کی امراض قلب سے بچانے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ مذکورہ اسپتال کی کارڈیولوجسٹ ڈاکٹر ویرینا اسٹانگل نے کہا ہے کہ سادہ چائے پینے کے جو فوائد ہوتے ہیں اس میں دودھ کی شمولیت سے پانی پھر جاتا ہے۔ ریسرچرز نے اپنی تحقیق کے لئے کھولتے ہوئے پانی میں چائے کی پتیوں کو جوش دے کر دودھ ملائے بغیر اسے 16 صحت مند خواتین کو پلایا تھا اس کے بعد الٹراساؤنڈ استعمال کرتے ہوئے چائے پینے سے پہلے اور اس کے دو گھنٹے بعد ایک شریان کی کارکردگی کی جانچ کی تھی جس میں دیکھا گیا کہ سادہ چائے کے استعمال سے شریانیں پھیل گئی ہیں اور خون کا بہاؤ بہتر ہو گیا ہے جبکہ چائے میں دودھ شامل کرنے سے شریان میں پھیلاؤ نہیں دیکھا گیا۔ چائے کینسر سے تحفظ فراہم کرنے میں بھی کردار ادا کرتی ہے اس لئے اس تحقیق کے نتائج اس مہلک مرض پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر اسٹنگل نے خیال ظاہر کیا ہے کہ دودھ چونکہ چائے کے اجزاء کی حیاتیاتی کارکردگی کو تبدیل کر دیتا ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ چائے سے رسولی کی افزائش جس طرح رک سکتی ہے چائے میں دودھ شامل کرنے سے وہ فائدہ حاصل نہ ہو سکے۔

زیتون کا تیل آنتوں کے کینسر کے امکانات کو کم کرتا ہے

واشنگٹن یونیورسٹی سکول آف میڈیسن کے ماہرین نے ایک ریسرچ کے بعد یہ پایا ہے کہ زیتون کا تیل آنتوں کے کینسر کے امکانات کو کم کرتا ہے۔ ریسرچ کے ماہر ڈاکٹر مائیکل گولڈ فرے نے اس ریسرچ میں مختلف ملکوں میں زیتون کے تیل سے بنے کھانے کا استعمال کرنے والے اور دیگر تیل سے بنے کھانے کا استعمال کرنے والے افراد کا موازنہ کیا۔ مطالعہ کے بعد پایا کہ زیتون کا تیل دوسرے تیلوں کے مقابلے میں آنتوں کے کینسر کے امکانات کو کم کرتا ہے۔

دنیا کا سب سے موٹا آدمی

ڈسکوری چینل نے مینوئیل اریب کو دنیا کا سب سے موٹا آدمی قرار دیا ہے۔ میکسیکو کے شہر مونٹیری کے رہنے والے اس شخص کا وزن ایک وقت میں 650 کلو تھا اور تب یہ کئی برسوں تک بستر سے اٹھ نہیں سکا تھا۔ ڈاکٹروں کی انتھک محنت اور مینوئل اریب کے حوصلہ کی وجہ سے تین برسوں میں اس کا وزن 200 کلو گرام کم ہو گیا۔ اب اس کا وزن 362 کلو گرام ہے اور اس کی کوشش ہے کہ وزن مزید کم کیا جائے۔ مینوئل اریب کی عمر 42 سال ہے اور اس کا عزم ہے کہ اپنے وزن کو 265 کلو گرام تک لے جائے۔ دستیاب شواہد کے مطابق تاریخ میں ان سے موٹے 2 اور اشخاص گزرے ہیں۔ امریکہ کے شہر بیچر کے رہنے والی ایک خاتون کارول یاگر کا انتہائی وزن 727 کلو تھا۔ 34 سال کی عمر میں اس کا انتقال ہو گیا تھا۔ دوسرے سب سے وزنی شخص کا تعلق بھی امریکہ سے تھا برین برتیج کے رہنے والے جان برور منووچ کا وزن 635 کلو تھا۔ 37 سال کی عمر میں 1978 میں ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ ☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 22nd November 2007 | Issue No. 47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

یادرکھیں کہ ہماری نسلوں کو اگر سنبھالنا ہے تو قرآن نے سنبھالنا ہے۔انہیں دنیوی آلائشوں سے پاک کرنا ہے تو نمازوں نے کرنا ہے۔سو نمازیں پڑھیں،تلاوت کی عادت ڈالیں۔انہیں اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔اسی کا اپنی نسلوں کو درس دیتے جائیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں

اس عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں کہ ہم نے ان دو بنیادی باتوں کی خود بھی پابندی کرنی ہے اور اپنے بچوں کو بھی اسی کی تعلیم دینی ہے۔

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ 19,20,21 اکتوبر 2007ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لندن
9-10-07

نحمدہٗ ونصلی علیٰ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ

ھوالناصر

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے۔تمام منتظمین اور کارکنان کو بہتر طور پر اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق دے اور بہترین اجر سے نوازے۔آمین

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔اس موقعہ پر میں آپ کو دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

پہلی بات نماز کی ادائیگی ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض عبادت رکھی ہے اور روزانہ پانچ وقت باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔قرآن کریم اور احادیث میں نماز کی ادائیگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔اس کے فوائد، برکات، اہمیت اور فرضیت بھی بیان کی گئی ہے۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ بھی یہی بتاتا ہے کہ نماز کس قدر ضروری ہے۔احادیث میں آتا ہے کہ آپ کا اپنی آخری بیماری میں بھی صرف اور صرف نماز ہی کی طرف دھیان تھا۔آپ کو صحابہ سہارا دے کر مسجد میں لاتے لیکن سخت ضعف کی حالت میں بھی آپ نے نماز میں سستی نہیں کی۔

نماز انسان کو برائیوں سے بچاتی ہے۔بے حیائی اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔انسان کا تزکیہ کرتی ہے۔اسے پاک کرتی ہے۔وہ مومن کی معراج ہے۔جنت کی کنجی ہے۔نماز سے خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے۔نماز انسان کو سستی سے بچاتی ہے۔وقت کی پابندی سکھاتی ہے۔بدنی اور روحانی پاکیزگی کا درس دیتی ہے۔اجتماعیت اور وحدانیت کی عملی تصویر پیش کرتی ہے اور باہم مساوات اور بھائی چارے کی تعلیم دیتی ہے۔نماز سے انسان کی تربیت ہوتی ہے اور توحید کا قیام ہوتا ہے۔نماز میں انسان اپنے رب سے دعائیں کرتا ہے۔اس کو اپنی حاجات پیش کرتا ہے اور پھر جب دعاؤں کی قبولیت کا تجربہ کرتا ہے تو اس کے ایمان اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔نماز اللہ تعالیٰ کا وہ حکم ہے کہ جس کے متعلق قیامت کے دن سب سے پہلے سوال کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جہنمیوں سے جب پوچھا جائے گا کہ کون سی چیز تمہیں یہاں لے آئی تو وہ کہیں گے کہ لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ یعنی ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔وفا اور صدق کا خیال رکھو۔اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزہ نہیں آتا۔یہ دین کو درست کرتی ہے۔اخلاق کو درست کرتی ہے۔دنیا کو درست کرتی ہے۔نماز کا مزہ دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔لذاتِ جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ایک ان میں سے نماز ہے۔“

پس خود بھی نماز کی پابندی کریں اور اپنی اولادوں کو بھی اسی کی تعلیم دیتے چلے جائیں۔دوسری ضروری بات تلاوت قرآن کریم ہے۔ابھی رمضان کے پاکیزہ ماحول کا ہم سب نے تجربہ کیا ہے۔ایک ایسے روحانی موسم سے گزرے ہیں کہ جس میں ہر طرف سے قرآن کریم کی تلاوت کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔بچے بڑے سب جنہیں قرآن کریم پڑھنا آتا ہے یہ کوشش کرتے ہیں کہ انہیں اس مہینے میں قرآن کریم کا دور کرنے کی توفیق ملے۔جگہ جگہ تراجم کی کلاسز اور درسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اب اس پاکیزہ روحانی پریکٹس کو چھوڑ نہیں دینا بلکہ اسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا لینا چاہئے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ ہوتے ہیں۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا: قرآن والے اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”پرستش کی جڑھ تلاوت کلام الٰہی ہے کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے یا سنا جائے تو ضرور سچے محب کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے اور شورش پیدا ہوتی ہے۔“

پھر فرمایا: ”تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔“

پس یادرکھیں کہ ہماری نسلوں کو اگر سنبھالنا ہے تو قرآن نے سنبھالنا ہے۔انہیں دنیوی آلائشوں سے پاک کرنا ہے تو نمازوں نے کرنا ہے۔سو نمازیں پڑھیں۔تلاوت کی عادت ڈالیں۔انہیں اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔اسی کا اپنی نسلوں کو درس دیتے جائیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں۔یہاں سے اس عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں کہ ہم نے ان دو بنیادی باتوں کی خود بھی پابندی کرنی ہے اور اپنے بچوں کو بھی اسی کی تعلیم دینی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔آمین

والسلام خاکسار

(دستخط)

مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس